

خواتین ماہنامہ

جلد: 01 شمارہ: 09



ویب
ایڈیشن

وظائف ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2022ء



پھنسی ہوئی رقم حاصل کرنے کا وظیفہ

خاص کر جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد یا اللہ، یا رخصل، یا زحیم نماز کی جگہ بیٹھ کر پڑھتے رہیں یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کا یقین ہو جائے اب گڑ گڑا کر اللہ کی جناب میں دعا کیجئے
 اِنْ شَاءَ اللہ پھنسی ہوئی رقم مل جائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 15 رمضان المبارک 1441ھ مطابق 08 مئی 2020)



رزق اور مال و دولت میں برکت

یا اَللّٰهُ 786 بار بعدِ جمعہ لکھ لیجئے اسے دکان یا مکان میں رکھنے سے رزق بڑھتا اور مال و دولت میں برکت ہوتی ہے۔
 (چڑیا اور اندھا سانپ، ص 25)



سامان، گاڑی، گھر بکوانے کے لئے

پارہ 13 سورہ یوسف کی آیت نمبر 80 مکمل پڑھ کر سامان یا گاڑی پر دم کر دیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ سامان جلد فروخت ہو جائے گا۔ (چڑیا اور اندھا سانپ، ص 30)



ہر حاجت پوری ہوگی، اِنْ شَاءَ اللہ

جس نے اتوار کے دن نماز ظہر کے فرض و سنتوں کے بعد چار رکعت نماز پڑھی، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ سبحہ پڑھی اور دوسری میں سورہ فاتحہ اور سورہ ملک پڑھی پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا پھر آخری دو رکعتیں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور ان میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تلاوت کی اور اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کی تو اللہ پاک کے ذمہ گرم پر ہے کہ اس کی حاجت پوری فرمادے گا۔ (توت اٹھو، 1/53، 52)

Contents

03	اولاد دینے والا کون؟	21	حضرت یوسف علیہ السلام کی زوجہ
05	اللہ کی لعنت کی حقدار عورتیں	23	بچوں کی موت پر صبر
07	آخرت سے متعلق باتیں: صور پر ایمان (پہلی قسط)	24	روٹی پکانا (قسط دوم)
09	رسول کریم کی والدہ ماجدہ (قسط سوم)	27	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل
11	حضرت یوسف علیہ السلام کے معجزات و عجائبات	28	سا لنگرہ
13	شرح سلام رضا	29	نگاہوں کی حفاظت
15	مدنی مذاکرہ	31	بد نگاہی
17	مسلمان عورت کا شادی میں کردار	32	جیسی کرنی ویسی بھرنی
18	دیورانی جیٹھانی کا کردار	33	ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا مقابلہ
20	بچوں کو اخلاقی اقدار سکھائیں (قسط سوم)	40	مدنی خبریں

شرعی تفتیش: مولانا مفتی محمد انس رضا عطاری مدنی دارالافتاء اہل سنت (دعوتِ اسلامی)
تاثرات (Feedback) کے لئے اپنے تاثرات، مشورے اور تجاویز بھیجے دیئے گئے ای میل ایڈریس اور واٹس ایپ نمبر (صرف تحریری طور پر) پر
بھیجئے: mahnamahkhwateen@dawateislami.net پیش کش: شعبہ ماہنامہ خواتین المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) دعوتِ اسلامی

مناجات

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے
بارش اللہ کے کرم کی ہے
نوری چادر تھی ہے کعبے پر
بارش اللہ کے کرم کی ہے
پاک گھر کے طواف دلوں پر
بارش اللہ کے کرم کی ہے
جو نظر آ رہی ہے ہر جانب
سب بہار اُن کے دم قدم کی ہے
اپنی اُمت کی مغفرت ہو جائے
آرزو شافعِ اُعم کی ہے
کاش! ہر سال حج کرے عطار
عرض بدکار پر کرم کی ہے

از امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ
وسائلِ بخشش (مرغم)، ص 140

کلام

مبارک ہو تمہیں اہل مدینہ نافعہ اقدس
مبارک ہو تمہیں اہل مدینہ نافعہ اقدس
کہ آتا ہے نبی پیارے کا پیارا نافعہ اقدس
دو روپہ دست بستہ سر پہ تسلیم خم کرلو
اب آیا، ہاں اب آیا، لو وہ آیا نافعہ اقدس
رسولِ پاک راکب، سارباں صدیق اکبر ہیں
نہ ہو کیوں مرجہ تیرا دوپالا نافعہ اقدس
ہر اک کی یہ تمنا تھی ہر اک کی تھی یہی خواہش
کہ میرے ہی یہاں ہو جلوہ فرما نافعہ اقدس
ہوا ارشادِ دلا یوں: وہی ہے میزبان اپنا
کہ جس کے گھر پہ ٹھہرے گا ہمارا نافعہ اقدس
تیزگ ہو عطا ایوب کو ایوب انصاری
کہ آپ ہی کے یہاں تو آکے ٹھہرا نافعہ اقدس

از خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید ابوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ
شائع بخشش، ص 44

بہشت طارقی عطار یہ مدنیہ
ناظم جامہ قینان ہم عطار
شہید کا ہوش یا لکھوت

اولاد دینے والا
کون؟

کے بھی، پھر کسی
صرف بیٹے، کسی کو
نہ بیٹیاں۔ یہ تقسیم
کہ اس کا فرمان
يَسَّأْءُ لِيَهَبْ
(۱) اُوْزِرْ وُجْهَهُمْ
عَلَيْهِمْ تَدْبِيرُ (۲)
سلطنت اللہ ہی کے
عطا فرمائے اور جسے
دے اور جسے چاہے

لڑکیاں بھی اللہ پاک کی نعمت ہیں اور لڑکے بھی، پھر کسی کو اللہ نے صرف بیٹیاں عطا فرمائیں، کسی کو صرف بیٹے، کسی کو بیٹے بیٹیاں دونوں اور کسی کو بیٹے عطا فرمائے نہ بیٹیاں۔ یہ تقسیم اللہ پاک کی حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے جیسا کہ اس کا فرمان ہے: **لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ ذَكَرًا ۚ لَّهُ كُنُوزٌ غَيْرُ مَعْدُودٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** (پ 25، الزمر: 49-50) ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو چاہے پیدا کرے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملا دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے۔

يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا: یعنی اللہ پاک جسے چاہے صرف بیٹیاں دے اور بیٹا نہ دے، جسے چاہے بیٹے دے اور بیٹیاں نہ دے، جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے کہ اس کے ہاں اولاد ہی نہ ہو۔ وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے۔ تفسیر قرطبی میں ہے: اس آیت کا حکم اگرچہ عام ہے مگر یہ انبیاء کے اہل کے متعلق نازل ہوئی، چنانچہ **يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا** سے مراد حضرت لوط علیہ السلام ہیں، جنہیں اللہ پاک نے دو بیٹیاں دیں اور بیٹے نہ دیئے، **يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ ذَكَرًا** سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ جن کو 8 بیٹے دیئے، بیٹیاں نہ دیں، **يُورِثُهُمْ ذَكَرًا وَإِنَاثًا** سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ جن کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیں، جبکہ **يَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيبًا** سے مراد حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں کہ جن کی کوئی اولاد نہ تھی۔ (1)

ٹیوب وکونگ وغیرہ کے ذریعے، تو انہیں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اولاد کا حصول اللہ پاک کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ اسی طرح عورت کے بس میں نہیں کہ وہ جو چاہے پیدا کرے۔ بیٹی کی خواہش رکھنے والوں کا بیٹی پیدا ہونے پر عورت کو مشق ستم بنانا، اسے طرح طرح کی اذیتیں دینا، بات بات پر طعنوں کے نشتر چھوٹنا، آئے دن ذلیل کرتے رہنا، صرف بیٹیاں پیدا ہونے پر اسے منحوس سمجھنا اور طلاق دے دینا، قتل کی دھمکیاں دینا بلکہ بعض اوقات قتل ہی کر ڈالنا قطعاً درست نہیں۔ افسوس! آج مسلمانوں نے اسی طرز عمل کو اپنالیا ہے جو کفار کا تھا۔ جس کا تذکرہ پارہ 14، سورۃ النحل کی آیت نمبر 58 اور 59 میں یوں کیا گیا ہے: ترجمہ: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصے سے بھرا ہوتا ہے۔ اس بشارت کی برائی کے سب لوگوں سے چھپا پھرتا ہے۔ کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا؟ خبردار! یہ کتنا بڑا فیصلہ کر رہے ہیں۔

یعنی اسلام نے تو عورت کو ذلت و رسوائی کی چکی سے نکال کر معاشرے میں عزت و مقام عطا کیا مگر آج کے مسلمان اسے دوبارہ اسی چکی میں پسے کے لئے دھکیل رہے ہیں۔ خدا را! ہوش کے ناخن لیجئے اور بیٹیوں کی قدر کیجئے! کیونکہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: عورت کی برکت ہی یہ ہے کہ اس کے ہاں سب سے پہلے بیٹی پیدا ہو۔⁽³⁾ ایک روایت میں ہے: بیٹیوں کو بڑا مت کہو! بیشک وہ محبت کرنے والیاں ہیں۔⁽⁴⁾ اسی طرح ایک روایت میں ہے: جس پر بیٹیوں کی پرورش کا بوجھ پڑے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کیلئے بہنم سے روک بن جائیں گی۔⁽⁵⁾

بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹیوں سے محبت فرما کر سب کے لئے عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب نبی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لاتیں تو حضور کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ

لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے، یونہی جب آپ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو کر حضور کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ لیتیں اور اپنی جگہ بٹھا دیتیں۔⁽⁶⁾

ایک طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ اور قرآن و سنت کے احکام اور دوسری طرف مسلمانوں کا اس کے برعکس عمل نظر آتا ہے۔ آج کے مسلمان دور جاہلیت کی روایات کو زندہ کرتے نظر آتے ہیں اور اسلامی تعلیمات بھلا دینے کے باعث بیٹی کی ولادت کو برا سمجھنے اور بے رحمی کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن یہ خبریں سننے کو ملتی ہیں کہ فلاں عورت کو بیٹی پیدا ہونے پر قتل کر دیا گیا۔ ابھی 2022ء حال ہی میں پہلی بیٹی کی پیدائش پر 7 دن کی بیٹی کو 7 گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ الامان والحفیظ

آج کے دور میں علم دین سے بہرہ ور ہونا بہت ضروری ہے تاکہ زمانہ جاہلیت کی ان رسومات کا خاتمہ کیا جاسکے۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور شخص بیٹی ہونے یا اولاد نہ ہونے کو عورت کا قصور سمجھنے کے بجائے رب کریم کی رضا و مشیت سمجھتا ہے جبکہ جاہل آدمی سفاکی پر اتر آتا اور عورت کو قصور وار ٹھہرا کر اس پر ظلم ڈھاتا ہے۔ معاشرتی پستی کا تو یہ عالم ہے کہ عورتیں ہی عورتوں کو قصور وار ٹھہراتی ہیں، ساس بہو پر ظلم ڈھاتی، طعنوں کی بھرمار کرتی اور بعض اوقات بیٹے کو طلاق دینے پر مجبور کر دیتی ہے۔ لہذا علم حاصل کیجئے تاکہ حضور کے اسوہ حسنہ پر عمل کر سکیں اور یوں دنیا و آخرت کی کامیابی اور معاشرے میں امن و امان کا قیام ممکن ہو۔

اللہ کریم تمام مسلمانوں کو بیٹیوں کی قدر اور حضور کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

① تفسیر قرطبی، الجزء: 16، 36/8، ② تفسیر رازی، 9/610، ③ مکارم الاخلاق للرازی، 9/610، ④ مسند امام احمد، 6/134، ⑤ حدیث 17378، ⑥ مسلم، 1085، ⑦ حدیث 6693، ⑧ مسند ابوداؤد، 4/454، ⑨ حدیث 5217

اللہ کی لعنت کی حق دار عورتیں

بیت کریم عطاریہ مدینہ
محل جامعہ المدینہ کرگز
خوشبوئے عطاریہ و لوگیت

طرح نام یا ڈیزائن بنوائے تو اگر بغیر شدید تکلیف و تغیر کے اسے ختم کروانا ممکن ہو تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ ختم کروانا لازم ہے ورنہ اس کو اسی حال میں رہنے دے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتی رہے۔ (4) امیر اہل سنت و امت بزرگائیم العالیہ فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ اسے مٹانے کا آسان طریقہ ایجاد ہو گیا ہے۔ ایک ایسا ٹیکیل ہے جس سے نہ تو کوئی زخم ہوتا ہے نہ کھال کاٹنے کی نوبت آتی ہے اور یہ مٹ جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر صاف کروانا ہو گا۔ (5)

النامصات و المتنصات: یعنی وہ عورتیں جو ابرو کے بال نوج کر باریک کرتی و کرواتا ہیں۔ چنانچہ عورت کے چہرے پر اگر بال آگئے ہوں تو عام حالت میں اس کے لیے یہ بال صاف کرانا مباح و جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ کام اگر شوہر کے لیے زینت کی نیت سے ہو تو جائز ہونے کے ساتھ ساتھ مستحب بھی ہے۔ البتہ ابرو بنوانا اس حکم سے مستغنی (جدا) ہے کہ صرف خوبصورتی و زینت کے لیے ابرو کے بال نوچنا اور اسے بنوانا جائز ہے۔ حدیث پاک میں ابرو بنوانے والی عورت کے بارے میں لعنت آئی ہے لہذا آجکل عورتوں میں ابرو بنوانے کا جو رواج چل پڑا ہے، یہ ناجائز ہے، اس سے ان کو باز آنا چاہئے۔ **ابرو بنوانے کی ایک جائز صورت:** ہاں! ایک صورت یہ ہے کہ ابرو کے بال بہت زیادہ بڑھ چکے ہوں، بھدے (بڑے) معلوم ہوتے ہوں تو صرف ان بڑھے ہوئے بالوں کو تراش کر اتنا چھوٹا کر سکتی ہیں کہ بھدا پن دور ہو جائے، اس میں حرج نہیں۔ (6)

ابرو بنوانے والیوں کے جھوٹے حیلے بھانپئے: بعض خواتین

صحیح مسلم شریف کی حدیث مبارکہ ہے: **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالنَّاصِبَاتِ وَالْمَتَنَصِبَاتِ، وَالْمُتَقَلِّجَاتِ لِلْخُسْنِ الْفَنَیَاتِ خَلَقَ اللَّهُ - (1)** یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: گودنے و گدوانے والیوں، چہرے کے بال نوچنے و نیچوانے والیوں، خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں اور اللہ پاک کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والیوں پر اللہ پاک کی لعنت ہو۔

شرح حدیث

اللہ پاک کے کسی پر لعنت فرمانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک نے اسے اپنی بارگاہ سے دھکا دیا اور اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔ (2) چنانچہ علمائے کرام نے مذکورہ تمام کاموں کو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے کہ ان کا ارتکاب کرنے والیوں پر اللہ پاک کی طرف سے لعنت آئی ہے اور لعنت کبیرہ گناہوں کی علامات میں سے ہے۔ (3) ذیل میں حدیث پاک کی شرح میں اس بات کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے کہ مذکورہ عورتوں پر لعنت کی وجوہات کیا ہیں اور اب اس کا تذکرہ کیسے ممکن ہے؟

الواشِمَاتِ و المستوشِمَات: یعنی وہ عورتیں جو جسم کو گودتی و گدواتی ہیں۔ مراد صوفی و غیرہ سے جسم میں چھید لگا کر اس میں رنگ یا سرمہ بھرنا ہے، آج کل اسے ٹیٹوز (Tattoos) بنانا بھی کہا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! جسم پہ مختلف ڈیزائن کے ٹیٹوز بنوانا شرعاً ناجائز و ممنوع ہیں۔ اس میں اللہ پاک کی بنائی ہوئی چیز کو تبدیل کرنا ہے اور اللہ پاک کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلاف شرع تبدیلی کرنا ناجائز و حرام اور شیطانی کام ہے۔

اگر ٹیٹوز بنوائے ہوں تو کیا کریں؟ اگر کسی نے اپنے جسم پر اس

طرح طرح کے جھوٹے حیلے بہانے بنا کر اپنے دل کو منالیتی ہیں مثلاً ہم تو شوہر کو خوش کرنے کے لیے ایسا کرتی ہیں، شوہر آئی بروز نوانے کا کہتا ہے اس لیے بنواتی ہیں وغیرہ۔

یاد رہے! جس کام سے شریعت نے منع کیا ہے وہ منع ہی رہے گا۔ شوہر بلکہ کسی کے بھی حکم دینے سے اس کام کا کرنا جائز نہیں ہو جائے گا۔ کیونکہ اللہ پاک کی نافرمانی میں مخلوق کی بات یا حکم ماننا جائز نہیں۔ شوہر کی فرمانبرداری بھی صرف انہی کاموں میں کی جائے گی جو شریعت کے خلاف نہ ہوں۔

یونہی بعض خواتین آئی بروز بنواتی ہیں اور عذر یہ پیش کرتی ہیں کہ بال بڑے ہو گئے تھے، دیکھنے میں اچھے نہیں لگتے تھے۔ حالانکہ صرف بالوں کا بڑھ جانا عذر نہیں بلکہ اجازت اسی صورت میں ملے گی جب اتنے بڑھ جائیں کہ بھدے (بڑے) معلوم ہوں۔ اس صورت میں بھی صرف بالوں کو اتنا چھوٹا کر دینے کی اجازت ہے کہ بھدہ اپن دور ہو جائے، نہ کہ خوبصورت دیکھنے کے لیے باریک کر دینے کی۔

المتفجات: یعنی وہ عورتیں جو خوبصورتی کے لیے ریتی وغیرہ سے دانتوں کو کشادہ کرتی ہیں۔ علامہ بیگم بن شرف الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بعض بوڑھی عورتیں اپنی عمر کم ظاہر کرنے اور دانتوں کو خوبصورت بنانے کے لیے مخصوص دانتوں کے درمیان معمولی سی کشادگی کرا لیتی ہیں۔ یہ کام کرنا اور کرنا دونوں حرام ہیں، کیونکہ اس میں اللہ پاک کی بناوٹ کو تبدیل کرنا ہے۔ البتہ علاج کی غرض یا دانتوں میں موجود عیب دور کرنے کے لیے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔⁽⁷⁾

عورت کا زینت اختیار کرنا کیسا: عورت کے لیے زینت حاصل کرنا جائز ہے، بلکہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے شوہر کے لیے زینت اختیار کرنا تو مستحب و کارِ ثواب ہے۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عورت کا اپنے شوہر کے لیے گہنا پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے۔ بعض صالحات کہ خود اور ان

کے شوہر دونوں صاحبِ اولیائے کرام سے تھے، ہر شب بعد نمازِ عشا پورا سنگار کر کے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں، اگر انہیں حاجت ہوتی تو حاضر رہتیں، ورنہ زیور و لباس اتار کر مصلے بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں۔⁽⁸⁾ کنواری لڑکی بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے زینت کر سکتی ہے۔ لیکن زینت انہی چیزوں کے ذریعے حاصل کی جائے جن کو شریعت نے جائز قرار دیا ہے۔ شریعت کی منع کردہ چیزوں میں کوئی زینت نہیں، بلکہ ایسی زینت تو آخرت میں باعثِ وبال ہے۔

زینت کی بعض جائز صورتیں: زینت کی بعض جائز صورتیں یہ ہیں: ﴿حلال اشیاء کے ذریعے میک اپ کرنا﴾ آرٹیفیشل بال اور پلکیں لگانا جبکہ انسان یا خنزیر کے بالوں سے بنی ہوئی نہ ہوں البتہ وضو و غسل کرنے کے لئے ان پلکوں کا اتارنا ضروری ہو گا، کیونکہ آرٹیفیشل پلکیں عموماً گوند وغیرہ کے ذریعے اصلی پلکوں کے ساتھ چپکادی جاتی ہیں اور انہیں اتارنے وغیرہ اصلی پلکوں کو دھونا ممکن نہیں، جبکہ وضو و غسل میں اصلی پلکوں کا ہر بال دھونا ضروری ہے ﴿دھاگے یا اون کی بنی ہوئی چٹھیا لگانا﴾ ﴿کندھوں سے نیچے بالوں کی نوکیں وغیرہ کٹوا کر برابر کرنا﴾ ﴿بازو، ہاتھ، پاؤں اور ناگوں کے بال اتارنا﴾ ﴿برو کے علاوہ چہرے کے بال صاف کرنا﴾ آرٹیفیشل جیولری پہننا۔

زینت کی بعض ناجائز صورتیں: زینت کی بعض ناجائز صورتیں یہ ہیں: ﴿مردانہ طرز کے بال کٹوانا﴾ ﴿فاقد عورتوں کی طرح بطور فیشن بال کٹوانا بھی منع ہے﴾ ﴿آبرو بنوانا﴾ انسان یا خنزیر کے بالوں سے بنی ہوئی وگ یا پلکیں استعمال کرنا ﴿بالوں میں سیاہ رنگ کا خضاب لگانا۔

① مسلم، ص 905، حدیث: 5573 ② اصلاح اعمال، ص 419 ③ جہنم میں لے جانے والے اعمال، 1/ 459 ماخوذ ④ مختصر فتاویٰ اہل سنت، ص 208 ⑤ ردی سے بچنے کے طریقے، ص 12 ⑥ مختصر فتاویٰ اہل سنت، ص 192 مستطاف ⑦ شرح مسلم للتودی، الجزء 14: 106/7 ماخوذ ⑧ فتاویٰ رضویہ، 22/ 126

آخرت سے متعلق باتیں

صور پر ایمان (پہلی قسط)

بیت فیاض عطار یہ مدنیہ
ناظم آباد کراچی

اس وقت جبریل و میکائیل بھی ان کے پاس موجود ہوں گے۔ چنانچہ ایسی ہی ایک روایت کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس وقت حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے اس وقت جبریل آپ کے داہنے ہاتھ کی طرف ہوں گے اور میکائیل بائیں طرف، اس حالت میں آپ صور پھونکیں گے اس کی وجہ رب کریم ہی جانے۔⁽⁵⁾

صور کب پھونکا جائے گا؟ صور قیامت کی تمام نشانیوں میں سب سے آخری نشانی ہے، اس کے فوراً بعد قیامت قائم ہو جائے گی، لہذا اس کا یقین علم تو اللہ پاک کو ہی ہے کہ صور کب پھونکا جائے گا، مگر حال اتنا یاد رکھنا چاہئے کہ ایک روایت میں ہے: صور پھونکنے والا فرشتہ بگل منہ میں لے چکا ہے، اپنے سر کو جھکا چکا ہے اور کان لگا کر اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے حکم ہو اور وہ صور پھونکے۔⁽⁶⁾ البتہ! یہ کس دن پھونکا جائے گا، اس کے متعلق غیب جاننے والے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے دلوں میں سب سے افضل دن جمعہ ہے، اسی دن حضرت آدم پیدا ہوئے، اسی میں ان کی روح مبارک قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن ہلاکت طاری ہوگی۔⁽⁷⁾

پہلا صور پھونکنے کے وقت کیا ہو گا؟ لوگ اپنے کام کاج میں مصروف ہوں گے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہو گا، شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی، پھر بہت بلند ہوتی جائے گی، لوگ کان لگا کر سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے، یہاں تک کہ ہر شے فنا ہو جائے گی، اس وقت سوائس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہو گا، وہ

جب قیامت کی تمام نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو اللہ پاک کے حکم سے صور پھونکا جائے گا، صور حق ہے اور اس پر ایمان رکھنا لازم ہے، قرآن پاک کی کئی آیات میں صور پھونکنے جانے کا تذکرہ موجود ہے۔ مثلاً **وَنُفِثَ فِي السُّورِ فَصَبَقَ صَنِ فِي السُّلُوبِ وَصَن فِي الْأَرْحَامِ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِثَ فِيهِ** **أُخْرَىٰ قَدْ آدَاهُمْ بَيْنَا يُخْزَوْنَ** (پ 24، الزمر: 68) ترجمہ: اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر اس میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی تو اسی وقت وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

صور کیا ہے؟ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔⁽¹⁾ ایک روایت میں ہے کہ صور کا دائرہ زمین و آسمان کی چوڑائی جیسا ہے۔⁽²⁾ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صور سینگ کے اس بگل کا نام ہے جو قیامت میں پھونکا جائے گا۔ اس صورت کی بڑائی اس کی آواز کی ہیبت ہمارے خیال و دہم سے ور ہے۔ آج ایٹم بم اور بیچنے والے بم کی آواز ہی لوگوں کو مار دیتی ہے، بمستیوں میں زلزلے ڈال دیتی ہے، وہ تو صور ہے۔⁽³⁾

صور کون پھونکے گا؟ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی روایت کردہ احادیث سے پتا چلتا ہے کہ صاحب صور صرف حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں اور وہی اکیلے صور پھونکیں گے جبکہ ابن ماجہ کی ایک روایت کے مطابق حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ساتھ صور پھونکنے میں ایک اور فرشتہ بھی شریک ہو گا۔⁽⁴⁾ نیز یہ بھی مروی ہے کہ جب حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے

فرمائے گا: **لَيْسَ الْمُلْكُ الْيَوْمَ** (پ 24، المومن: 16) ترجمہ: آج کس کی بادشاہی ہے؟ کہاں ہیں جبارین و متکبرین؟ مگر ہے کون جو جواب دے! پھر خود ہی فرمائے گا: **يَذِلُّوا حِجَابًا** (پ 24، المومن: 16) ترجمہ: ایک اللہ کی جو سب پر غالب ہے۔⁽⁸⁾

کیا صور پھونکنے جانے کے بعد بھی کوئی زندہ رہے گا؟ پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے بعد جسے اللہ پاک چاہے گا اسے موت نہ آئے گی۔ اس کے متعلق یہ چار اقوال مروی ہیں: ① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام کے علاوہ تمام آسمان اور زمین والے مر جائیں گے۔⁽⁹⁾ اس کی وضاحت احیاء العلوم میں کچھ اس طرح کی گئی ہے کہ صور پھونکنے جانے کے بعد اللہ پاک کے حکم سے حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل زندہ رہیں گے پھر اللہ پاک کے حکم سے حضرت عزرائیل یعنی ملک الموت علیہ السلام پہلے جبریل کی روح قبض کریں گے پھر میکائیل کی اور پھر اسرافیل کی، اس کے بعد اللہ پاک عزرائیل کو مرنے کا حکم فرمائے گا تو وہ بھی مر جائیں گے۔⁽¹⁰⁾ ② تفسیر قرطبی میں ہے کہ پہلے نعرے سے جن لوگوں کو موت نہ آئے گی، ان سے مراد وہ شہدا ہیں جو اپنی تلواریں لٹکائے عرش کے گرد حاضر ہوں گے۔⁽¹¹⁾

③ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق پہلے صور کے بعد جنہیں موت نہ آئے گی ان کی تعداد 12 ہے: 8 عرش اٹھانے والے فرشتے، جبریل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت علیہم السلام۔ جبکہ حضرت شہاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان سے مراد رضوان جنت، حور عین، نگرانِ دوزخ حضرت مالک علیہ السلام اور عذاب کے وہ فرشتے ہیں جو جہنم پر مامور ہیں۔⁽¹²⁾ ④ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس وقت جنہیں موت نہ آئے گی وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، چونکہ آپ (کوہ طور پر) بے ہوش ہو چکے ہیں اس لئے (پہلی مرتبہ صور پھونکنے سے) آپ دوبارہ بے ہوش نہ ہوں گے۔⁽¹³⁾

صور کتنی بار پھونکا جائے گا؟ صور کتنی مرتبہ پھونکا جائے گا، اس میں اختلاف ہے یعنی چار مرتبہ، تین مرتبہ یا دو مرتبہ؟ زیادہ تر علما کا اس پر اتفاق ہے کہ صور صرف دو مرتبہ پھونکا جائے گا۔ جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ دسے زائد مرتبہ صور پھونکنے کا قول رکھنے والوں کے جواب میں فرماتے ہیں کہ صور صرف دو مرتبہ پھونکا جائے گا، البتہ! ان دونوں کے درمیان سننے والوں کے اعتبار سے کچھ فرق ہو گا یعنی پہلی بار جب صور پھونکا جائے گا تو اس سے ہر زندہ شخص مر جائے گا، مگر جن کو اللہ پاک نے موت سے مستثنیٰ کر لیا ہے وہ صرف بے ہوش ہو جائیں گے اور جب دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو جو مر گئے تھے وہ زندہ ہو جائیں گے اور جو بے ہوش ہوئے تھے وہ ہوش میں آجائیں گے۔⁽¹⁴⁾ **دوسرا صور کب پھونکا جائے گا؟** مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان دونوں نعروں میں 40 سال کا فاصلہ ہو گا کہ اگر سورج ہوتا اور دن رات نکلتے تو 40 سال کی مدت ہوتی۔⁽¹⁵⁾

دوسری بار صور پھونکنے کے بعد کیا ہو گا؟ اللہ پاک جب چاہے گا حضرت اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیداکر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکنے ہی تمام اولین و آخرین، ملائکہ و انس و جن و حیوانات موجود ہو جائیں گے۔⁽¹⁶⁾ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر مبارک سے یوں برآمد ہوں گے کہ سیدھے ہاتھ میں حضرت صدیق اکبر کا ہاتھ اور بائیں ہاتھ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا ہاتھ ہو گا۔⁽¹⁷⁾

① ترمذی 5/165، حدیث: 3255 ② مسند اسحاق 75/1، حدیث: 10 ③ ص 362 ④ ص 362 ⑤ ص 362 ⑥ ص 362 ⑦ ص 362 ⑧ ص 362 ⑨ ص 362 ⑩ ص 362 ⑪ ص 362 ⑫ ص 362 ⑬ ص 362 ⑭ ص 362 ⑮ ص 362 ⑯ ص 362 ⑰ ص 362 ⑱ ص 362 ⑲ ص 362 ⑳ ص 362 ㉑ ص 362 ㉒ ص 362 ㉓ ص 362 ㉔ ص 362 ㉕ ص 362 ㉖ ص 362 ㉗ ص 362 ㉘ ص 362 ㉙ ص 362 ㉚ ص 362 ㉛ ص 362 ㉜ ص 362 ㉝ ص 362 ㉞ ص 362 ㉟ ص 362 ㊱ ص 362 ㊲ ص 362 ㊳ ص 362 ㊴ ص 362 ㊵ ص 362 ㊶ ص 362 ㊷ ص 362 ㊸ ص 362 ㊹ ص 362 ㊺ ص 362 ㊻ ص 362 ㊼ ص 362 ㊽ ص 362 ㊾ ص 362 ㊿ ص 362 ۱ ص 362 ۲ ص 362 ۳ ص 362 ۴ ص 362 ۵ ص 362 ۶ ص 362 ۷ ص 362 ۸ ص 362 ۹ ص 362 ۱۰ ص 362 ۱۱ ص 362 ۱۲ ص 362 ۱۳ ص 362 ۱۴ ص 362 ۱۵ ص 362 ۱۶ ص 362 ۱۷ ص 362 ۱۸ ص 362 ۱۹ ص 362 ۲۰ ص 362 ۲۱ ص 362 ۲۲ ص 362 ۲۳ ص 362 ۲۴ ص 362 ۲۵ ص 362 ۲۶ ص 362 ۲۷ ص 362 ۲۸ ص 362 ۲۹ ص 362 ۳۰ ص 362 ۳۱ ص 362 ۳۲ ص 362 ۳۳ ص 362 ۳۴ ص 362 ۳۵ ص 362 ۳۶ ص 362 ۳۷ ص 362 ۳۸ ص 362 ۳۹ ص 362 ۴۰ ص 362 ۴۱ ص 362 ۴۲ ص 362 ۴۳ ص 362 ۴۴ ص 362 ۴۵ ص 362 ۴۶ ص 362 ۴۷ ص 362 ۴۸ ص 362 ۴۹ ص 362 ۵۰ ص 362 ۵۱ ص 362 ۵۲ ص 362 ۵۳ ص 362 ۵۴ ص 362 ۵۵ ص 362 ۵۶ ص 362 ۵۷ ص 362 ۵۸ ص 362 ۵۹ ص 362 ۶۰ ص 362 ۶۱ ص 362 ۶۲ ص 362 ۶۳ ص 362 ۶۴ ص 362 ۶۵ ص 362 ۶۶ ص 362 ۶۷ ص 362 ۶۸ ص 362 ۶۹ ص 362 ۷۰ ص 362 ۷۱ ص 362 ۷۲ ص 362 ۷۳ ص 362 ۷۴ ص 362 ۷۵ ص 362 ۷۶ ص 362 ۷۷ ص 362 ۷۸ ص 362 ۷۹ ص 362 ۸۰ ص 362 ۸۱ ص 362 ۸۲ ص 362 ۸۳ ص 362 ۸۴ ص 362 ۸۵ ص 362 ۸۶ ص 362 ۸۷ ص 362 ۸۸ ص 362 ۸۹ ص 362 ۹۰ ص 362 ۹۱ ص 362 ۹۲ ص 362 ۹۳ ص 362 ۹۴ ص 362 ۹۵ ص 362 ۹۶ ص 362 ۹۷ ص 362 ۹۸ ص 362 ۹۹ ص 362 ۱۰۰ ص 362 ۱۰۱ ص 362 ۱۰۲ ص 362 ۱۰۳ ص 362 ۱۰۴ ص 362 ۱۰۵ ص 362 ۱۰۶ ص 362 ۱۰۷ ص 362 ۱۰۸ ص 362 ۱۰۹ ص 362 ۱۱۰ ص 362 ۱۱۱ ص 362 ۱۱۲ ص 362 ۱۱۳ ص 362 ۱۱۴ ص 362 ۱۱۵ ص 362 ۱۱۶ ص 362 ۱۱۷ ص 362 ۱۱۸ ص 362 ۱۱۹ ص 362 ۱۲۰ ص 362 ۱۲۱ ص 362 ۱۲۲ ص 362 ۱۲۳ ص 362 ۱۲۴ ص 362 ۱۲۵ ص 362 ۱۲۶ ص 362 ۱۲۷ ص 362 ۱۲۸ ص 362 ۱۲۹ ص 362 ۱۳۰ ص 362 ۱۳۱ ص 362 ۱۳۲ ص 362 ۱۳۳ ص 362 ۱۳۴ ص 362 ۱۳۵ ص 362 ۱۳۶ ص 362 ۱۳۷ ص 362 ۱۳۸ ص 362 ۱۳۹ ص 362 ۱۴۰ ص 362 ۱۴۱ ص 362 ۱۴۲ ص 362 ۱۴۳ ص 362 ۱۴۴ ص 362 ۱۴۵ ص 362 ۱۴۶ ص 362 ۱۴۷ ص 362 ۱۴۸ ص 362 ۱۴۹ ص 362 ۱۵۰ ص 362 ۱۵۱ ص 362 ۱۵۲ ص 362 ۱۵۳ ص 362 ۱۵۴ ص 362 ۱۵۵ ص 362 ۱۵۶ ص 362 ۱۵۷ ص 362 ۱۵۸ ص 362 ۱۵۹ ص 362 ۱۶۰ ص 362 ۱۶۱ ص 362 ۱۶۲ ص 362 ۱۶۳ ص 362 ۱۶۴ ص 362 ۱۶۵ ص 362 ۱۶۶ ص 362 ۱۶۷ ص 362 ۱۶۸ ص 362 ۱۶۹ ص 362 ۱۷۰ ص 362 ۱۷۱ ص 362 ۱۷۲ ص 362 ۱۷۳ ص 362 ۱۷۴ ص 362 ۱۷۵ ص 362 ۱۷۶ ص 362 ۱۷۷ ص 362 ۱۷۸ ص 362 ۱۷۹ ص 362 ۱۸۰ ص 362 ۱۸۱ ص 362 ۱۸۲ ص 362 ۱۸۳ ص 362 ۱۸۴ ص 362 ۱۸۵ ص 362 ۱۸۶ ص 362 ۱۸۷ ص 362 ۱۸۸ ص 362 ۱۸۹ ص 362 ۱۹۰ ص 362 ۱۹۱ ص 362 ۱۹۲ ص 362 ۱۹۳ ص 362 ۱۹۴ ص 362 ۱۹۵ ص 362 ۱۹۶ ص 362 ۱۹۷ ص 362 ۱۹۸ ص 362 ۱۹۹ ص 362 ۲۰۰ ص 362 ۲۰۱ ص 362 ۲۰۲ ص 362 ۲۰۳ ص 362 ۲۰۴ ص 362 ۲۰۵ ص 362 ۲۰۶ ص 362 ۲۰۷ ص 362 ۲۰۸ ص 362 ۲۰۹ ص 362 ۲۱۰ ص 362 ۲۱۱ ص 362 ۲۱۲ ص 362 ۲۱۳ ص 362 ۲۱۴ ص 362 ۲۱۵ ص 362 ۲۱۶ ص 362 ۲۱۷ ص 362 ۲۱۸ ص 362 ۲۱۹ ص 362 ۲۲۰ ص 362 ۲۲۱ ص 362 ۲۲۲ ص 362 ۲۲۳ ص 362 ۲۲۴ ص 362 ۲۲۵ ص 362 ۲۲۶ ص 362 ۲۲۷ ص 362 ۲۲۸ ص 362 ۲۲۹ ص 362 ۲۳۰ ص 362 ۲۳۱ ص 362 ۲۳۲ ص 362 ۲۳۳ ص 362 ۲۳۴ ص 362 ۲۳۵ ص 362 ۲۳۶ ص 362 ۲۳۷ ص 362 ۲۳۸ ص 362 ۲۳۹ ص 362 ۲۴۰ ص 362 ۲۴۱ ص 362 ۲۴۲ ص 362 ۲۴۳ ص 362 ۲۴۴ ص 362 ۲۴۵ ص 362 ۲۴۶ ص 362 ۲۴۷ ص 362 ۲۴۸ ص 362 ۲۴۹ ص 362 ۲۵۰ ص 362 ۲۵۱ ص 362 ۲۵۲ ص 362 ۲۵۳ ص 362 ۲۵۴ ص 362 ۲۵۵ ص 362 ۲۵۶ ص 362 ۲۵۷ ص 362 ۲۵۸ ص 362 ۲۵۹ ص 362 ۲۶۰ ص 362 ۲۶۱ ص 362 ۲۶۲ ص 362 ۲۶۳ ص 362 ۲۶۴ ص 362 ۲۶۵ ص 362 ۲۶۶ ص 362 ۲۶۷ ص 362 ۲۶۸ ص 362 ۲۶۹ ص 362 ۲۷۰ ص 362 ۲۷۱ ص 362 ۲۷۲ ص 362 ۲۷۳ ص 362 ۲۷۴ ص 362 ۲۷۵ ص 362 ۲۷۶ ص 362 ۲۷۷ ص 362 ۲۷۸ ص 362 ۲۷۹ ص 362 ۲۸۰ ص 362 ۲۸۱ ص 362 ۲۸۲ ص 362 ۲۸۳ ص 362 ۲۸۴ ص 362 ۲۸۵ ص 362 ۲۸۶ ص 362 ۲۸۷ ص 362 ۲۸۸ ص 362 ۲۸۹ ص 362 ۲۹۰ ص 362 ۲۹۱ ص 362 ۲۹۲ ص 362 ۲۹۳ ص 362 ۲۹۴ ص 362 ۲۹۵ ص 362 ۲۹۶ ص 362 ۲۹۷ ص 362 ۲۹۸ ص 362 ۲۹۹ ص 362 ۳۰۰ ص 362 ۳۰۱ ص 362 ۳۰۲ ص 362 ۳۰۳ ص 362 ۳۰۴ ص 362 ۳۰۵ ص 362 ۳۰۶ ص 362 ۳۰۷ ص 362 ۳۰۸ ص 362 ۳۰۹ ص 362 ۳۱۰ ص 362 ۳۱۱ ص 362 ۳۱۲ ص 362 ۳۱۳ ص 362 ۳۱۴ ص 362 ۳۱۵ ص 362 ۳۱۶ ص 362 ۳۱۷ ص 362 ۳۱۸ ص 362 ۳۱۹ ص 362 ۳۲۰ ص 362 ۳۲۱ ص 362 ۳۲۲ ص 362 ۳۲۳ ص 362 ۳۲۴ ص 362 ۳۲۵ ص 362 ۳۲۶ ص 362 ۳۲۷ ص 362 ۳۲۸ ص 362 ۳۲۹ ص 362 ۳۳۰ ص 362 ۳۳۱ ص 362 ۳۳۲ ص 362 ۳۳۳ ص 362 ۳۳۴ ص 362 ۳۳۵ ص 362 ۳۳۶ ص 362 ۳۳۷ ص 362 ۳۳۸ ص 362 ۳۳۹ ص 362 ۳۴۰ ص 362 ۳۴۱ ص 362 ۳۴۲ ص 362 ۳۴۳ ص 362 ۳۴۴ ص 362 ۳۴۵ ص 362 ۳۴۶ ص 362 ۳۴۷ ص 362 ۳۴۸ ص 362 ۳۴۹ ص 362 ۳۵۰ ص 362 ۳۵۱ ص 362 ۳۵۲ ص 362 ۳۵۳ ص 362 ۳۵۴ ص 362 ۳۵۵ ص 362 ۳۵۶ ص 362 ۳۵۷ ص 362 ۳۵۸ ص 362 ۳۵۹ ص 362 ۳۶۰ ص 362 ۳۶۱ ص 362 ۳۶۲ ص 362 ۳۶۳ ص 362 ۳۶۴ ص 362 ۳۶۵ ص 362 ۳۶۶ ص 362 ۳۶۷ ص 362 ۳۶۸ ص 362 ۳۶۹ ص 362 ۳۷۰ ص 362 ۳۷۱ ص 362 ۳۷۲ ص 362 ۳۷۳ ص 362 ۳۷۴ ص 362 ۳۷۵ ص 362 ۳۷۶ ص 362 ۳۷۷ ص 362 ۳۷۸ ص 362 ۳۷۹ ص 362 ۳۸۰ ص 362 ۳۸۱ ص 362 ۳۸۲ ص 362 ۳۸۳ ص 362 ۳۸۴ ص 362 ۳۸۵ ص 362 ۳۸۶ ص 362 ۳۸۷ ص 362 ۳۸۸ ص 362 ۳۸۹ ص 362 ۳۹۰ ص 362 ۳۹۱ ص 362 ۳۹۲ ص 362 ۳۹۳ ص 362 ۳۹۴ ص 362 ۳۹۵ ص 362 ۳۹۶ ص 362 ۳۹۷ ص 362 ۳۹۸ ص 362 ۳۹۹ ص 362 ۴۰۰ ص 362 ۴۰۱ ص 362 ۴۰۲ ص 362 ۴۰۳ ص 362 ۴۰۴ ص 362 ۴۰۵ ص 362 ۴۰۶ ص 362 ۴۰۷ ص 362 ۴۰۸ ص 362 ۴۰۹ ص 362 ۴۱۰ ص 362 ۴۱۱ ص 362 ۴۱۲ ص 362 ۴۱۳ ص 362 ۴۱۴ ص 362 ۴۱۵ ص 362 ۴۱۶ ص 362 ۴۱۷ ص 362 ۴۱۸ ص 362 ۴۱۹ ص 362 ۴۲۰ ص 362 ۴۲۱ ص 362 ۴۲۲ ص 362 ۴۲۳ ص 362 ۴۲۴ ص 362 ۴۲۵ ص 362 ۴۲۶ ص 362 ۴۲۷ ص 362 ۴۲۸ ص 362 ۴۲۹ ص 362 ۴۳۰ ص 362 ۴۳۱ ص 362 ۴۳۲ ص 362 ۴۳۳ ص 362 ۴۳۴ ص 362 ۴۳۵ ص 362 ۴۳۶ ص 362 ۴۳۷ ص 362 ۴۳۸ ص 362 ۴۳۹ ص 362 ۴۴۰ ص 362 ۴۴۱ ص 362 ۴۴۲ ص 362 ۴۴۳ ص 362 ۴۴۴ ص 362 ۴۴۵ ص 362 ۴۴۶ ص 362 ۴۴۷ ص 362 ۴۴۸ ص 362 ۴۴۹ ص 362 ۴۵۰ ص 362 ۴۵۱ ص 362 ۴۵۲ ص 362 ۴۵۳ ص 362 ۴۵۴ ص 362 ۴۵۵ ص 362 ۴۵۶ ص 362 ۴۵۷ ص 362 ۴۵۸ ص 362 ۴۵۹ ص 362 ۴۶۰ ص 362 ۴۶۱ ص 362 ۴۶۲ ص 362 ۴۶۳ ص 362 ۴۶۴ ص 362 ۴۶۵ ص 362 ۴۶۶ ص 362 ۴۶۷ ص 362 ۴۶۸ ص 362 ۴۶۹ ص 362 ۴۷۰ ص 362 ۴۷۱ ص 362 ۴۷۲ ص 362 ۴۷۳ ص 362 ۴۷۴ ص 362 ۴۷۵ ص 362 ۴۷۶ ص 362 ۴۷۷ ص 362 ۴۷۸ ص 362 ۴۷۹ ص 362 ۴۸۰ ص 362 ۴۸۱ ص 362 ۴۸۲ ص 362 ۴۸۳ ص 362 ۴۸۴ ص 362 ۴۸۵ ص 362 ۴۸۶ ص 362 ۴۸۷ ص 362 ۴۸۸ ص 362 ۴۸۹ ص 362 ۴۹۰ ص 362 ۴۹۱ ص 362 ۴۹۲ ص 362 ۴۹۳ ص 362 ۴۹۴ ص 362 ۴۹۵ ص 362 ۴۹۶ ص 362 ۴۹۷ ص 362 ۴۹۸ ص 362 ۴۹۹ ص 362 ۵۰۰ ص 362 ۵۰۱ ص 362 ۵۰۲ ص 362 ۵۰۳ ص 362 ۵۰۴ ص 362 ۵۰۵ ص 362 ۵۰۶ ص 362 ۵۰۷ ص 362 ۵۰۸ ص 362 ۵۰۹ ص 362 ۵۱۰ ص 362 ۵۱۱ ص 362 ۵۱۲ ص 362 ۵۱۳ ص 362 ۵۱۴ ص 362 ۵۱۵ ص 362 ۵۱۶ ص 362 ۵۱۷ ص 362 ۵۱۸ ص 362 ۵۱۹ ص 362 ۵۲۰ ص 362 ۵۲۱ ص 362 ۵۲۲ ص 362 ۵۲۳ ص 362 ۵۲۴ ص 362 ۵۲۵ ص 362 ۵۲۶ ص 362 ۵۲۷ ص 362 ۵۲۸ ص 362 ۵۲۹ ص 362 ۵۳۰ ص 362 ۵۳۱ ص 362 ۵۳۲ ص 362 ۵۳۳ ص 362 ۵۳۴ ص 362 ۵۳۵ ص 362 ۵۳۶ ص 362 ۵۳۷ ص 362 ۵۳۸ ص 362 ۵۳۹ ص 362 ۵۴۰ ص 362 ۵۴۱ ص 362 ۵۴۲ ص 362 ۵۴۳ ص 362 ۵۴۴ ص 362 ۵۴۵ ص 362 ۵۴۶ ص 362 ۵۴۷ ص 362 ۵۴۸ ص 362 ۵۴۹ ص 362 ۵۵۰ ص 362 ۵۵۱ ص 362 ۵۵۲ ص 362 ۵۵۳ ص 362 ۵۵۴ ص 362 ۵۵۵ ص 362 ۵۵۶ ص 362 ۵۵۷ ص 362 ۵۵۸ ص 362 ۵۵۹ ص 362 ۵۶۰ ص 362 ۵۶۱ ص 362 ۵۶۲ ص 362 ۵۶۳ ص 362 ۵۶۴ ص 362 ۵۶۵ ص 362 ۵۶۶ ص 362 ۵۶۷ ص 362 ۵۶۸ ص 362 ۵۶۹ ص 362 ۵۷۰ ص 362 ۵۷۱ ص 362 ۵۷۲ ص 362 ۵۷۳ ص 362 ۵۷۴ ص 362 ۵۷۵ ص 362 ۵۷۶ ص 362 ۵۷۷ ص 362 ۵۷۸ ص 362 ۵۷۹ ص 362 ۵۸۰ ص 362 ۵۸۱ ص 362 ۵۸۲ ص 362 ۵۸۳ ص 362 ۵۸۴ ص 362 ۵۸۵ ص 362 ۵۸۶ ص 362 ۵۸۷ ص 362 ۵۸۸ ص 362 ۵۸۹ ص 362 ۵۹۰ ص 362 ۵۹۱ ص 362 ۵۹۲ ص 362 ۵۹۳ ص 362 ۵۹۴ ص 362 ۵۹۵ ص 362 ۵۹۶ ص 362 ۵۹۷ ص 362 ۵۹۸ ص 362 ۵۹۹ ص 362 ۶۰۰ ص 362 ۶۰۱ ص 362 ۶۰۲ ص 362 ۶۰۳ ص 362 ۶۰۴ ص 362 ۶۰۵ ص 362 ۶۰۶ ص 362 ۶۰۷ ص 362 ۶۰۸ ص 362 ۶۰۹ ص 362 ۶۱۰ ص 362 ۶۱۱ ص 362 ۶۱۲ ص 362 ۶۱۳ ص 362 ۶۱۴ ص 362 ۶۱۵ ص 362 ۶۱۶ ص 362 ۶۱۷ ص 362 ۶۱۸ ص 362 ۶۱۹ ص 362 ۶۲۰ ص 362 ۶۲۱ ص 362 ۶۲۲ ص 362 ۶۲۳ ص 362 ۶۲۴ ص 362 ۶۲۵ ص 362 ۶۲۶ ص 362 ۶۲۷ ص 362 ۶۲۸ ص 362 ۶۲۹ ص 362 ۶۳۰ ص 362 ۶۳۱ ص 362 ۶۳۲ ص 362 ۶۳۳ ص 362 ۶۳۴ ص 362 ۶۳۵ ص 362 ۶۳۶ ص 362 ۶۳۷ ص 362 ۶۳۸ ص 362 ۶۳۹ ص 362 ۶۴۰ ص 362 ۶۴۱ ص 362 ۶۴۲ ص 362 ۶۴۳ ص 362 ۶۴۴ ص 362 ۶۴۵ ص 362 ۶۴۶ ص 362 ۶۴۷ ص 362 ۶۴۸ ص 362 ۶۴۹ ص 362 ۶۵۰ ص 362 ۶۵۱ ص 362 ۶۵۲ ص 362 ۶۵۳ ص 362 ۶۵۴ ص 362 ۶۵۵ ص 362 ۶۵۶ ص 362 ۶۵۷ ص 362 ۶۵۸ ص 362 ۶۵۹ ص 362 ۶۶۰ ص 362 ۶۶۱ ص 362 ۶۶۲ ص 362 ۶۶۳ ص 362 ۶۶۴ ص 362 ۶۶۵ ص 362 ۶۶۶ ص 362 ۶۶۷ ص 362 ۶۶۸ ص 362 ۶۶۹ ص 362 ۶۷۰ ص 362 ۶۷۱ ص 362 ۶۷۲ ص 362 ۶۷۳ ص 362 ۶۷۴ ص 362 ۶۷۵ ص 362 ۶۷۶ ص 362 ۶۷۷ ص 362 ۶۷۸ ص 362 ۶۷۹ ص 362 ۶۸۰ ص 362 ۶۸۱ ص 362 ۶۸۲ ص 362 ۶۸۳ ص 362 ۶۸۴ ص 362 ۶۸۵ ص 362 ۶۸۶ ص 362 ۶۸۷ ص 362 ۶۸۸ ص 362 ۶۸۹ ص 362 ۶۹۰ ص 362 ۶۹۱ ص 362 ۶۹۲ ص 362 ۶۹۳ ص 362 ۶۹۴ ص 362 ۶۹۵ ص 362 ۶۹۶ ص 362 ۶۹۷ ص 362 ۶۹۸ ص 362 ۶۹۹ ص 362 ۷۰۰ ص 362 ۷۰۱ ص 362 ۷۰۲ ص 362 ۷۰۳ ص 362 ۷۰۴ ص 362 ۷۰۵ ص 362 ۷۰۶ ص 362 ۷۰۷ ص 362 ۷۰۸ ص 362 ۷۰۹ ص 362 ۷۱۰ ص 362 ۷۱۱ ص 362 ۷۱۲ ص 362 ۷۱۳ ص 362 ۷۱۴ ص 362 ۷۱۵ ص 362 ۷۱۶ ص 362 ۷۱۷ ص 362 ۷۱۸ ص 362 ۷۱۹ ص 362 ۷۲۰ ص 362 ۷۲۱ ص 362 ۷۲۲ ص 362 ۷۲۳ ص 362 ۷۲۴ ص 362 ۷۲۵ ص 362 ۷۲۶ ص 362 ۷۲۷ ص 362 ۷۲۸ ص 362 ۷۲۹ ص 362 ۷۳۰ ص 362 ۷۳۱ ص 362 ۷۳۲ ص 362 ۷۳۳ ص 362 ۷۳۴ ص 362 ۷۳۵ ص 362 ۷۳۶ ص 362 ۷۳۷ ص 362 ۷۳۸ ص 362 ۷۳۹ ص 362 ۷۴۰ ص 362 ۷۴۱ ص 362 ۷۴۲ ص 362 ۷۴۳ ص 362 ۷۴۴ ص 362 ۷۴۵ ص 362 ۷۴۶ ص 362 ۷۴۷ ص 362 ۷۴۸ ص 362 ۷۴۹ ص 362 ۷۵۰ ص 362 ۷۵۱ ص 362 ۷۵۲ ص 362 ۷۵۳ ص 362 ۷۵۴ ص 362 ۷۵۵ ص 362 ۷۵۶ ص 362 ۷۵۷ ص 362 ۷۵۸ ص 362 ۷۵۹ ص 362 ۷۶۰ ص 362 ۷۶۱ ص 362 ۷۶۲ ص 362 ۷۶۳ ص 362 ۷۶۴ ص 362 ۷۶۵ ص 362 ۷۶۶ ص 362 ۷۶۷ ص 362 ۷۶۸ ص 362 ۷۶۹ ص 362 ۷۷۰ ص 362 ۷۷۱ ص 362 ۷۷۲ ص 362 ۷۷۳ ص 362 ۷۷۴ ص 362 ۷۷۵ ص 362 ۷۷۶ ص 362 ۷۷۷ ص 362 ۷۷۸ ص 362 ۷۷۹ ص 362 ۷۸۰ ص 362 ۷۸۱ ص 362 ۷۸۲ ص 362 ۷۸۳ ص 362 ۷۸۴ ص 362 ۷۸۵ ص 362 ۷۸۶ ص 362 ۷۸۷ ص 362 ۷۸۸ ص 362 ۷۸۹ ص 362 ۷۹۰ ص 362 ۷۹۱ ص 362 ۷۹۲ ص 362 ۷۹۳ ص 362 ۷۹۴ ص 362 ۷۹۵ ص 362 ۷۹۶ ص 362 ۷۹۷ ص 362 ۷۹۸ ص 362 ۷۹۹ ص 362 ۸۰۰ ص 362 ۸۰۱ ص 362 ۸۰۲ ص 362 ۸۰۳ ص 362 ۸۰۴ ص 362 ۸۰۵ ص 362 ۸۰۶ ص 362 ۸۰۷ ص 362 ۸۰۸ ص 362 ۸۰۹ ص 362 ۸۱۰ ص 362 ۸۱۱ ص 362 ۸۱۲ ص 362 ۸۱۳ ص 362 ۸۱۴ ص 362 ۸۱۵ ص 362 ۸۱۶ ص 362 ۸۱۷ ص 362 ۸۱۸ ص 362 ۸۱۹ ص 362 ۸۲۰ ص 362 ۸۲۱ ص 362 ۸۲۲ ص 362 ۸۲۳ ص 362 ۸۲۴ ص 362 ۸۲۵ ص 362 ۸۲۶ ص 362 ۸۲۷ ص 362 ۸۲۸ ص 362 ۸۲۹ ص 362 ۸۳۰ ص 362 ۸۳۱ ص 362 ۸۳۲ ص 362 ۸۳۳ ص 362 ۸۳۴ ص 362 ۸۳۵ ص 362 ۸۳۶ ص 362 ۸۳۷ ص 362 ۸۳۸ ص 362 ۸۳۹ ص 362 ۸۴۰ ص 362 ۸۴۱ ص 362 ۸۴۲ ص 362 ۸۴۳ ص 362 ۸۴۴ ص 362 ۸۴۵ ص 362 ۸۴۶ ص 362 ۸۴۷ ص 362 ۸۴۸ ص 362 ۸۴۹ ص 362 ۸۵۰ ص 362 ۸۵۱ ص 362 ۸۵۲ ص 362 ۸۵۳ ص 362 ۸۵۴ ص 362 ۸۵۵ ص 362 ۸۵۶ ص 362 ۸۵۷ ص 362 ۸۵۸ ص 362 ۸۵۹ ص 362 ۸۶۰ ص 362 ۸۶۱ ص 362 ۸۶۲ ص 362 ۸۶۳ ص 362 ۸۶۴ ص 362 ۸۶۵ ص 362 ۸۶۶ ص 362 ۸۶۷ ص 362 ۸۶۸ ص 362 ۸۶۹ ص 362 ۸۷۰ ص 362 ۸۷۱ ص 362 ۸۷۲ ص 362 ۸۷۳ ص 362 ۸۷۴ ص 362 ۸۷۵ ص 362 ۸۷۶ ص 362 ۸۷۷ ص 362 ۸۷۸ ص 362 ۸۷۹ ص 362 ۸۸۰ ص 362 ۸۸۱ ص 362 ۸۸۲ ص 362 ۸۸۳ ص 362 ۸۸۴ ص 362 ۸۸۵ ص 362 ۸۸۶ ص 362 ۸۸۷ ص 362 ۸۸۸ ص 362 ۸۸۹ ص 3

حضور کی والدہ ماجدہ (قدوس)



معاملے (یعنی آپ جو انوار و تجلیات وغیرہ دیکھیں، ان) کو کسی پر ظاہر مت کیجئے گا۔⁽⁵⁾ ایک روایت میں ہے کہ سیدہ آمنہ نے خواب دیکھا کہ کوئی انہیں کہہ رہا ہے کہ آپ تمام مخلوق خدا سے بہتر اور تمام جہانوں کے سردار کی ماں بننے والی ہیں۔ لہذا جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد اور احمد رکھئے گا، نیز ان کے گلے میں یہ تعویذ ڈال دیجئے گا۔ چنانچہ جب آپ بیدار ہوئیں تو اپنے سر کے قریب سنہری حروف سے لکھی ہوئی ایک تحریر موجود پائی۔ (اس تحریر کا مضمون کچھ یوں ہے) میں پناہ مانگتی ہوں اللہ وحدہ لا شریک کی ہر حاسد کے شر سے، ہر بھٹکی مخلوق سے، کھڑی ہو یا بیٹھی ہو، جو سیدھی رلہ سے ہٹی ہوئی اور فساد کیلئے کوشاں ہے۔ نیز پناہ مانگتی ہوں ہر پھونکنے اور گرہ لگانے والے سے اور مردود مخلوق سے جو لوگوں کی گزر گاہوں پر رکھات لگائے بیٹھتی ہے۔ میں اس بچے کو خدائے برتر کی پناہ میں دیتی ہوں اور اسی کے ظاہری و باطنی دست قدرت کے حوالے کرتی ہوں کہ اللہ پاک کا دست قدرت ہی تمام مخلوق پر غالب ہے اور اللہ پاک نے انہیں اپنے حجاب میں لے رکھا ہے، لہذا کوئی بھی انہیں تاہد کسی حال میں نقصان نہ پہنچا پائے گا۔⁽⁶⁾ یہ روایت اگرچہ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ سیرت کی کئی کتب میں موجود ہے، مگر شرف مصطفیٰ نامی کتاب میں اس کے بعد یہ اضافہ بھی موجود ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس خواب اور تعویذ کا ذکر چند عورتوں سے کیا تو انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ (یہ کوئی آسیب ہے، لہذا) اپنے گلے اور بازو پر لوہے کی کوئی چیز باندھ لوں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا مگر چند

حمل کی تکلیف: بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے زمانہ حمل میں کسی طرح کی تکلیف اٹھائی نہ کوئی بوجھ محسوس کیا۔⁽¹⁾ سیرت حلبیہ میں آپ رضی اللہ عنہا کا یہ قول مروی ہے کہ مجھے حمل سے پیدا اٹش تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔⁽²⁾ مگر مواہب اللدنیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان عالیشان مروی ہے کہ میری والدہ نے دیگر عورتوں کی طرح حمل کا بوجھ محسوس کیا اور اپنی سہیلیوں سے اس کا تذکرہ بھی کیا، پھر میری والدہ نے ایک خواب دیکھا کہ ان کے بطن اطہر میں جو کچھ ہے وہ فوراً دور ہو جائے۔ دوران حمل چونکہ بوجھ محسوس کرنے اور نہ کرنے دونوں طرح کی روایات مروی ہیں، لہذا علمائے کرام نے ان روایات میں یوں تطبیق دی ہے کہ ابتدائی حالت میں بوجھ تھا، پھر کچھ وقت گزرنے کے بعد یہ کیفیت بھی ختم ہو گئی۔⁽³⁾

دوران حمل کے عجائبات: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن اطہر میں پورے نو مہینے تشریف فرما رہے۔ اس دوران حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے سر یا پیٹ میں کوئی درد اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی، بلکہ حاملہ عورتوں کو جو تکلیف ہوتی ہیں آپ ان سے بھی محفوظ رہیں۔⁽⁴⁾

امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب میں چھ ماہ کی حاملہ تھی تو کوئی میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا: اے آمنہ! آپ کو تمام جہاں سے بہتر ہستی کی ماں بننے کا شرف ملنے والا ہے، لہذا جب یہ ہستی دنیا میں تشریف لائے تو اس کا نام محمد رکھئے گا اور اپنے



دھکادیا کہ اس کی تمام نسل بہرہ ہو گئی۔⁽³⁾

حسن بے مثال کے عجائبات: اللہ پاک نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بلاشبہ حسن بے مثال عطا فرمایا تھا جس کی تصدیق ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ معراج کی شب تیسرے آسمان میں جب میں نے حضرت یوسف کو دیکھا تو ان کے حسن نے مجھے حیران کر دیا، وہ اپنے حسن کے سبب (واقعی) لوگوں پر فضیلت رکھنے والے تھے۔⁽⁴⁾

حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن سے متعلق کئی عجیب و غریب باتیں منقول ہیں۔ مثلاً ① ایک مرتبہ اللہ پاک نے جب آپ کے حسن حقیقی کے پردہ اٹھایا تو لوگ دیدار کے لئے بے قرار ہو کر دوڑ پڑے اور اس ازدحام میں 25000 مرد و عورت ہلاک ہو گئے اور آپ کے حسن کی تاب نہ لا کر مزید 5000 مرد اور 360 عورتوں نے دم توڑ دیا۔⁽⁵⁾ ② ایک بار آپ کے زمانے میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے اور بھوک سے حالت انتہائی تشویش ناک ہو گئی تو لوگوں نے آپ سے شکایت و فریاد کی، لہذا آپ نے بارگاہ خداوندی میں لوگوں پر رحم کی دعا کی تو اللہ پاک نے فرمایا: میں تمہارا جمال لوگوں کے لئے غذا بنادوں گا۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کو جمع کیا اور انہیں اپنا چہرہ دکھایا تو لوگوں کی بھوک جاتی رہی اور باقی 40 دن بھی لوگوں نے اسی طرح گزارے۔⁽⁶⁾ ③ ایک مرتبہ ایک مادر زائوا اندھا لڑکا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تاکہ آپ اس کی آنکھیں ٹھیک کر دیں۔ چنانچہ آپ نے اپنا نورانی چہرہ جب اس لڑکے کی طرف کیا اور آپ کے چہرے کی روشنی اور شعائیں اس پر پڑیں تو اللہ پاک نے اسے آنکھیں عطا فرما دیں۔⁽⁷⁾ اور

حضرت یوسف علیہ السلام اللہ پاک کے بہت ہی پیارے نبی ہیں، آپ کے والد، دادا اور پرداد اس نبی تھے، آپ پر بھی اپنے والد کی طرح بہت سی آزمائشیں آئیں لیکن اللہ پاک نے آپ کو تمام امتحانات میں شاندار کامیابی عطا فرمائی۔ قرآن کریم میں آپ کے نام کی پوری سورت نازل فرمائی جس میں آپ کے مختلف واقعات کو **أَحْسَنَ التَّفْصِيلِ** سے تعبیر فرمایا اور سب سے پہلا قصہ خواب والی بات سے شروع ہوا۔ اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح آپ پر بڑی بڑی مصیبتیں آئیں لیکن آپ نے اللہ پاک کی کرم نوازی و حکمت عملی سے ان تمام چیزوں میں کامیابی پائی اور سرخرو ہوئے، آپ کی زندگی کے ان واقعات کو پڑھ کر لوگوں کو احساس کسری سے نجات اور انقلاب کا جذبہ ہی نہیں ملتا، بلکہ نئی بلندیوں اور عروج تک پہنچنے کا حوصلہ بھی ملتا ہے اور مایوسیاں دور ہوتی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں آپ سے منسوب معجزات کے علاوہ چند ایسی باتیں بھی نقل کی جائیں گی جو عجائب و غرائب سے تعلق رکھتی ہیں:

جس کنویں میں آپ کو ڈالا گیا، اس سے متعلق ① عجائبات:
① حضرت یوسف علیہ السلام کے بچپن میں آپ کے بھائیوں نے حسد کی وجہ سے آپ کو گھر سے دور لے جا کر جس کنویں میں ڈالا تھا، اس وقت اس کنویں کا پانی کھار تھا، لیکن آپ کی برکت سے وہ کھار پانی میٹھا ہو گیا۔⁽¹⁾ ② جب آپ علیہ السلام کنویں سے باہر جانے لگے تو کنویں کی دیواریں آپ کی جدائی میں رونے لگیں۔⁽²⁾ ③ اسی کنویں میں ایک اڑوٹھے نے آپ کو تکلیف پہنچانا و ڈرانا چاہا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اسے ایسا

منثور میں ہے کہ آپ علیہ السلام جب مصر کی گلیوں میں چلتے تو آپ کے چہرے کی چمک دیواروں پر اس طرح پڑتی جس طرح پانی اور سورج کی چمک دیواروں پر پڑتی ہے۔⁽⁸⁾

حسن یوسف دم عسیٰ ید بیضا داری آنچه خواباں ہمہ دارند تو تہاداری گناہ سے بچنے پر دو عجائبات کا ظہور: ① عزیز مصر کی بیوی نے آپ کو اپنے محل کے انتہائی اندرونی کمرے میں دعوت گناہ دینے سے پہلے تمام دروازوں پر تالے لگا دیئے تاکہ آپ بھاگ نہ سکیں۔ مگر اللہ پاک کی شان کہ جب آپ دوڑ کر دروازے کے پاس پہنچتے تو تالے خود بخود ٹوٹ کر گرتے چلے گئے۔⁽⁹⁾ ② حضرت یوسف علیہ السلام کے پیچھے بھاگتے ہوئے جب عزیز مصر کی بیوی بھی محل سے باہر نکلی تو اچانک سامنے اپنے شوہر کو دیکھ کر حضرت یوسف پر غلط ارادے کا الزام لگا دیا، مگر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اس الزام کو رد کرتے ہوئے حقیقت بیان کی تو عزیز مصر نے آپ سے دلیل طلب کی، اس پر آپ نے فرمایا: اس گھر میں زلیخا کے ماموں کا 4 ماہ کا ایک بچہ ہے، اس سے پوچھ لیں۔ عزیز مصر نے حیرانی کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ پاک اس بات پر قادر ہے کہ اس کو بولنے کی قوت دے اور میری بے گناہی ثابت کر دے۔ چنانچہ اس بچے سے پوچھا گیا تو اس نے اللہ پاک کی قدرت سے یوں کلام کیا: اگر ان کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو عورت سچی ہے، لیکن اگر پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی ہے۔ یعنی اگر حضرت یوسف آگے بڑھے اور زلیخا نے ان کو ہٹایا تو کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو گا اور اگر وہ اس سے بھاگ رہے تھے اور زلیخا پیچھے سے پھڑکی تھی تو کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو گا۔⁽¹⁰⁾

خوابوں کی درست تعبیر: تعبیر: اللہ پاک نے بطور معجزہ آپ کو خوابوں کی درست تعبیر کا علم ہی عطا نہ فرمایا بلکہ آپ خواب دیکھنے والے کو اس کا خواب تک بتادیا کرتے تھے کہ تم نے یہ خواب دیکھا ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے۔ جیسا کہ شاہ مصر کے سامنے جب آپ نے اس کا خواب اور اس کی تعبیر بیان کی تو وہ

بولتا: خواب کا عجیب ہونا تو اپنی جگہ لیکن آپ کا اس طرح بیان فرمادینا اس سے بھی زیادہ عجیب ہے۔⁽¹¹⁾

باب رکت قمیص: حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی پر چونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام روتے رہتے تھے، لہذا ان کی بیٹائی چل گئی، جب یہ بات حضرت یوسف کو معلوم ہوئی تو آپ نے اپنی قمیص دے کر بھیجی اور کہا کہ یہ ان کے چہرے پر ڈال دینا اللہ کے حکم سے ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، یہ مکمل واقعہ سورہ یوسف میں مذکور ہے۔⁽¹²⁾

ماہ: یحییٰ بن برکتیں: ① ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام کا گزر زلیخا کے پاس سے ہوا تو وہ بولیں: سب تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے ایک غلام کو اپنی عبادت کے بدلے بادشاہ بنا دیا اور بادشاہ کو اس کی نافرمانی کے بدلے غلام بنادیا۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی تو ان کا بڑھاپا جو بچی میں بدل گیا۔⁽¹³⁾ ② جس شخص نے آپ علیہ السلام کو کنوئیں سے نکال کر عزیز مصر کو بیچا تھا، اسے جب بعد میں آپ کی حقیقت معلوم ہوئی تو وہ شرمندہ ہوا اور معافی مانگی تو آپ نے اس کو معاف کر دیا اور اس کے لئے دعا فرمائی جس کی برکت سے اللہ پاک نے اسے لگاتار 12 مرتبہ جڑواں بیٹے عطا فرمائے۔⁽¹⁴⁾

70 زبانوں میں کلام: جب آپ عزیز مصر کے پاس آئے تو اس نے آپ سے 70 زبانوں میں گفتگو کی اور آپ نے ہر زبان میں اس کو جواب دیا، اس پر وہ بہت حیران ہوا کہ آپ نے صرف 30 سال کی عمر میں اتنی زبانیں کیسے سیکھ لیں، یقیناً یہ بھی آپ کا عظیم معجزہ ہے۔⁽¹⁵⁾

① تفسیر معالم التنزیل: 2/350 تفسیر معالم التنزیل: 2/350 تفسیر روح البیان، 4/224 تاریخ ابن عساکر، 35/146 حدیث: 7132 تفسیر بحر المحجہ، ص 61/63 تفسیر الانبیاء، ص 183 تفسیر الانبیاء، ص 183 تفسیر در منثور، 4/532 تفسیر روح البیان، 4/240 الکافی فی التاریخ، 1/108 ② سیرت الانبیاء، ص 446 سیرت الانبیاء، ص 464 تفسیر قرطبی، 150/150 تفسیر در منثور، 4/517 تفسیر الانبیاء، ص 288



سبب ہر سبب

سبب ہر سبب متبہائے طلب
جملہ علت پہ لاہوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی: مفہوم شعر: شرح: سبب ہر سبب / علت جملہ علت: دلم مدافہ ہر شے کے وجود کا سبب ہیں، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاؤ اور اپنی امت میں سے ان کا مانہ پائے والوں کو ایمان دیا۔ یہاں سبب ہر سبب کا مطلب ہے کہ ہر شے کے وجود کا سبب اللہ ہی ہے۔

متبہائے طلب: صرفت الہی کو پائے اور منزلی مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ بھی آپ ہی ہیں۔ قرآن پاک میں ہے: عَقْلٌ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ

بنت اشرف عطار یہ مدد فرمیں
ذیل اکملے (اردو، مطالعہ پاکستان)
گو جرم سنو کی بہاد اللہ ہیں

معلوم ہوا الہی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہی ایسی چیز ہے جس کے ذریعے اللہ پاک کی محبت کو پایا جاسکتا ہے اور آپ کی محبت گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

(30)

مصدر مظہریت پہ اظہر درود
مظہر مصدریت پہ لاہوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی: مفہوم شعر: شرح: جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ پاک نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور پیدا فرمایا۔ پھر یہ نور اللہ پاک کی مشیت کے موافق جہاں جابا سیر کرتا رہا۔ اس



مدنی مذاکرہ

(۱) نمک سے استعمال میں احتیاط

سوال:

جواب:

گردے میں ہونے کا ایک سبب

نقصان دہ ہے۔

تو انہوں نے کہا کہ تم لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، ان سے ہمیں بے شکریہ نہ بننا چاہیے۔ اگر ہم ان نعمتوں کو بے شکریہ مانیں، تو اللہ تعالیٰ ہم سے سخت عتاب فرمائے گا۔

(2) وہ مرتب استغفار کرتا ہے۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے؟

جواب: ہر روز اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

(3) کیا براہِ تکبر سے بچنا چاہیے؟

سوال: کیا براہِ تکبر سے بچنا چاہیے؟

جواب: ہر روز اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

(4) کیا مریض کھانے سے زبان پکلی ہوتی ہے؟

سوال: کیا مریض کھانے سے زبان پکلی ہوتی ہے؟

جواب: ہر روز اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

(5) حضرت خضرؑ کی موت کیسے ہوئی؟

سوال: حضرت خضرؑ کی موت کیسے ہوئی؟

جواب: ہر روز اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

مسلمان عورت کا شادی میں کردار

ام میلاد ہجری
نگران عالی مجلس مشاورت
دعوت اسلامی

مسلمان عورت کو شادی میں کیا نہیں کرنا چاہیے؟ مسلمان عورت کو مردوں سے اختلاط نہیں کرنا چاہیے۔ مسلمان عورت کو بے پردگی، بے حیائی اور بے شرمی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ مسلمان عورت کو شادی کے معاملات کی وجہ سے نمازوں سے غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ مسلمان عورت کو دوسرے مہمانوں کے ساتھ مل کر کسی اور خاتون کی غیبت اور برائی نہیں کرنی چاہیے۔ مسلمان عورت کو دوسری عورتوں کے کپڑوں، ان کے زیورات یا ان کی کسی اور بات پر تنقید نہیں کرنی چاہیے۔ مسلمان عورت کو شادی کے کھانے وغیرہ میں بھی عیب نہیں نکالنا چاہیے۔ مسلمان عورت کو دلہن یا دولہا یا ان میں سے کسی کے گھر والوں کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں کرنی چاہیے اور کسی سے بدگمان نہیں ہونا چاہیے۔ مسلمان عورت کو وہاں پر بھی حقوق العباد میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ مسلمان عورت کو شادی کے موقع پر بھی گانے باجے اور ڈانس وغیرہ کرنے اور دیکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ مسلمان عورت کو مودی اور تصویریں بنوانے سے بچنا چاہیے۔

اللہ پاک ہماری مسلمان خواتین کو زندگی کے تمام معاملات شریعت کی روشنی میں گزارنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمین بِحَاجَةِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یقیناً نکاح اسلامی شعار اور بہت ہی بابرکت عمل ہے، اس سے نہ صرف دو افراد میں محبت اور امن و سکون کی فضا قائم ہوتی ہے بلکہ دو خاندانوں کا بھی آپس میں ایک محبت بھرا تعلق قائم ہو جاتا ہے، نیز اسی نکاح کی بدولت معاشرے میں ایک اچھی فضا پیدا ہوتی ہے اور برائیوں کا قلع قمع ہوتا ہے، اس کی عظمت و افادیت اس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب قرآن و سنت اور اسلامی اصول و قوانین کے مطابق اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ لیکن افسوس! افسوس! ہمارے یہاں عام طور پر دینی تعلیمات کے مطابق نکاح کی تقریب کے تمام مراحل طے نہیں ہوتے بلکہ ہماری اس مذہبی رسم میں بھی بہت سی ہندوانہ اور غیر اسلامی حرکات و خرافات شامل ہو چکی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اب اکثر شادیاں کامیاب نہیں ہو پا رہیں اور شیطان اپنی کوششوں میں یعنی فساد برپا کرنے اور نفرتیں پھیلانے میں مکمل کامیابی حاصل کر رہا ہے، یاد رہے شیطان کبھی نہ چاہے گا کہ مسلمان اللہ پاک کے حکم کی اطاعت کریں اس کو راضی کرنے والے کام کریں اور اس کی منشا کے مطابق عمل کریں اس لئے وہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے اسلامی معاملات میں دخل اندازی کر کے اس میں خرابی پیدا کرے لیکن اللہ پاک کے محبوب بندے شیطان کو ناکام و نامراد کرتے ہیں اور دونوں جہانوں میں سرخرو ہو جاتے ہیں۔ یہاں شادیوں میں پائی جانے والی کچھ ایسی خرابیوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں ہماری کئی خواتین مبتلا نظر آتی ہیں تاکہ ہماری مسلمان خواتین ان کو جان کر ان سے بچنے کی کوشش کریں اور اپنی اصلاح کر سکیں۔

دیورانی جیٹھانی کا کردار

بنت اللہ بخش عطاریہ
ہند

ہیں جنہیں اگر یہ دونوں بد نظر رکھیں تو ان کے گھر امن کا گہوارہ بن سکتے ہیں:

❖ جٹھانی یا دیورانی میں سے اگر کوئی گھر کے اہم افراد کا دل جیتنے میں کامیاب ہو جائے تو دوسری کو چاہئے کہ وہ حسد کی آگ میں نہ جلے بلکہ وہ بھی اپنے کام میں نکھار لاکر ان افراد کا دل خوش کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔

❖ دونوں کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کی خوبیوں کی جائز تعریف ضرور کریں کہ اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے، مثلاً ان میں سے جس کو اچھا کھانا پکانا آتا ہو یا اچھے کپڑے سیتی ہو یا فرائض کے ساتھ ساتھ نفل عبادات بھی بھالاتی ہو یا دینی کاموں کی شیدائی ہو وغیرہ تو اس کی تعریف کرنے میں دوسری کو ذرا بھی ہچکچاہٹ و کنبوسی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔

❖ اگر جٹھانی کو دیورانی کی کوئی بات و حرکت اچھی نہ لگے تو وہ اس کے خلاف محاذ کھڑا کرے نہ کسی کے سامنے اظہار کرے اور نہ اسے جلی کٹی سنائے بلکہ اسے اپنی چھوٹی بہن سمجھ کر معاف کر کے ثواب آخرت کی حصہ دار بن کر نفس و شیطان کو ناکام و نامراد کر دے۔

❖ اسی طرح دیورانی کو جٹھانی کی کوئی بات و حرکت بری لگے تو وہ اسے ضد و اتانیت کا مسئلہ بنائے نہ اسے اپنا دشمن سمجھ کر نفی کے گناہ میں مبتلا ہو، بلکہ اسے اپنی بڑی بہن سمجھ کر غصہ پی لے اور درگزر سے کام لے۔

مشترکہ خاندانی نظام (Joint family system) ایک عمارت کی طرح ہوتا ہے اور عمارت کی مضبوطی، پائیداری، بقا اور خوبصورتی میں اس کے ستونوں کی مضبوطی اور باہمی ربط و تعلق کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے، اگر ان میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو جائے یا ان کی مناسب دیکھ بھال کا خیال نہ کیا جائے تو ان پر قائم عمارت میں بھی جگہ جگہ ٹوٹ پھوٹ ہونے اور دراڑیں پڑنے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، یوں وہ عمارت زیادہ عرصے تک اپنا وجود برقرار نہیں رکھ پاتی اور بالآخر گر کر ملیا میٹ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مشترکہ خاندانی نظام کی عمارت کی مضبوطی و خوبصورتی بھی اس کے ستونوں یعنی ایک ہی چھت کے نیچے رہنے والوں میں اسلامی تعلیمات پر عمل، قوت برداشت اور معاشرتی اخلاق و آداب کی رعایت پر موقوف ہوتی ہے، جہاں ان کی رعایت نہیں کی جاتی وہاں اس پاکیزہ عمارت میں کمزوری اور دراڑیں پیدا ہو جاتی ہیں اور یوں اس پاکیزہ عمارت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ بلاشبہ جٹھانی یعنی بڑے بھائی کی بیوی اور دیورانی یعنی چھوٹے بھائی کی بیوی بھی خاندان کے دو اہم ترین ستون ہیں، چونکہ یہ دونوں خواتین شادی کے بعد ایک نئے خاندان کا حصہ بنتی ہیں۔ لہذا ہونا تو یہ چاہئے کہ یہ دونوں خواتین مل جل کر خاندان کی عمارت کو مضبوط بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں، مگر افسوس! اکثر گھر ان کے درمیان بحث و تکرار اور لڑائی جھگڑے کے سبب میدان جنگ بنے رہتے ہیں۔ یہاں ذیل میں چند ایسی باتیں ذکر کی جا رہی

❖ صدی انسان ہمیشہ تمہارہ جاتا ہے، لہذا جھٹائی دیورانی میں سے جس کو جو اور جھٹاٹے وہ اس پر راضی رہے اور خواہ خواہ اپنی شخصیت کو دروغ دار کرے نہ بدگمانی کا شکار ہو۔ مثلاً یہ نہ سوچے کہ دوسری کو شادی پر اتنی مالیت کے زیورات پہنائے گئے، مجھے کیوں نہیں؟ اس کو گھر میں مجھ سے زیادہ جگہ کیوں دی گئی؟ اس کے بچوں کا اتنا خیال رکھا جاتا ہے، لیکن میرے بچوں کو انگور کیا جاتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

❖ دونوں کو چاہئے کہ اگر کبھی آپس میں ”توتو میں میں“ ہو جائے تو اسے بڑھاد نہ دیں، بلکہ ”رات گئی بات گئی“ کے مصداق رب کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کو معاف کر کے معاملے کو رفع دفع کر دیں اور کوئی بھی اپنے شوہر کے سامنے دوسری کے خلاف باتیں کرے اس کے دل میں نفرت پیدا نہ کرے، عین ممکن ہے ایسا کرنے سے بھائی بھائی کا دشمن بن جائے اور معاملہ مزید بھیانک روپ اختیار کر لے۔

❖ بعض خواتین میں یہ عادت پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اچھا سمجھتیں اور دوسروں کی اولاد میں نقص ڈھونڈتی رہتی ہیں بلکہ بسا اوقات منہ پر ہی اظہار بھی کر دیتی ہیں کہ تمہارا بچہ تو ایسا ہے۔ لہذا ان دونوں کو ایک ہی خاندان کی بہو ہونے کے ناطے ایک دوسرے کے بچوں کو اپنائی سمجھنا چاہئے اور خواہ خواہ ایک دوسری کے بچوں میں عیب نہیں ڈھونڈنا چاہئے، کہ اس سے بچوں کی تربیت پر بھی اثر پڑتا ہے اور وہ اپنی ماؤں کی باہمی ناراضی کی وجہ سے زندگی بھر کیلئے ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں۔

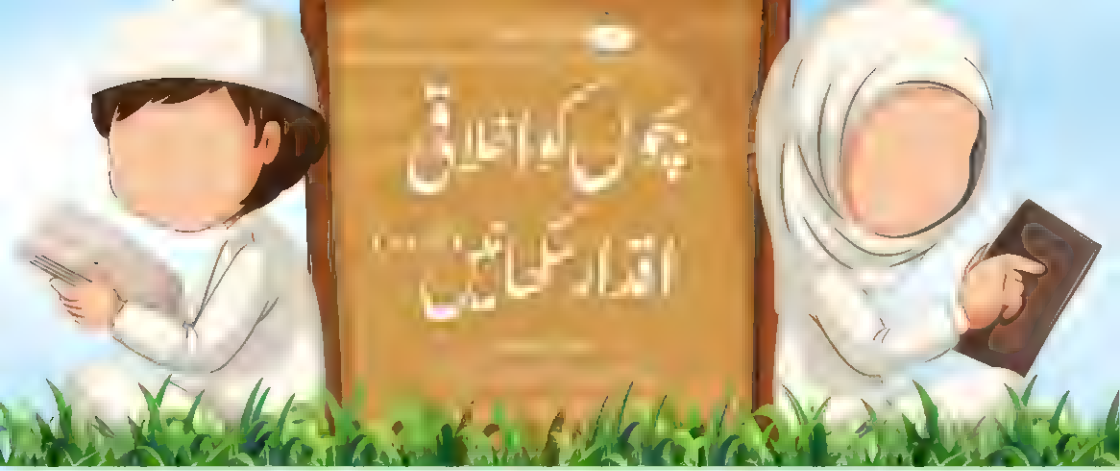
❖ بچے بچے ہوتے ہیں، جو لڑتے جھگڑتے ہیں پھر دوبارہ سب بھول بھال کر کھیلنے میں مشغول ہو جاتے ہیں، لہذا بچوں کی لڑائی کے سبب جھٹائی دیورانی کا آپس میں جھگڑنا، گالی گلوچ کرنا، رشتے ناطے توڑ لینا، خوشی غمی کے معاملات کا

بازکات کر دینا، اپنے بچے کو بے قصور اور دوسری کے بچے کو قصور وار ٹھہرانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانا دینا انتہائی درجے کی کم عقلی ہے۔ لہذا اپنے لڑیں تو ہاتھوں ہاتھ صلح کروادیں اور بچوں کو آئندہ ایسا نہ کرنے کی تنبیہ کر دیں، ان شاء اللہ شیطان مردود منہ کی کھائے گا۔

❖ جھٹائی رشتے میں دیورانی سے فائق ہوتی ہے، لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ اس پر اپنی بڑائی کی دھاک بٹھائے یا اپنے احسانات جھٹائے یا دھونس دھمکی کے ذریعے اپنے مطالبات منوائے یا اس کی کردار کشی کرے یا اسے نچوڑ کھانے کے مواقع ڈھونڈتی رہے کہ اس طرح تو غیبتوں، چغلیوں، بہتان تراشیوں، بدگمانیوں، عیب دریوں کا ایک نہ رکے والا سلسلہ چل پڑتا ہے، لہذا جھٹائی کو چاہئے کہ وہ اپنی دیورانی کی عزت نفس کا خیال رکھے اور اس کی اس قدر تحیر خواہی کرے کہ وہ خود کہہ اٹھیں کہ اللہ پاک ایسی جھٹائی ہر دیورانی کو دے۔

❖ دونوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ذاتی اختلافات بھلا کر دکھ سکھ کی گھڑی میں سہیلیوں کی طرح رہیں اور بوقت ضرورت ایک دوسری کا سہارا بنیں، مثلاً ایک بیمار ہو تو دوسری اس کے کام بھی خوش اسلوبی سے کر دے اور کبھی بھی اپنے دل میں یہ خیال نہ آنے دے کہ جب مجھ پر آزمائش آئی تھی تو اس نے میرے ساتھ کوئی تعاون نہ کیا تھا، لہذا میری بلا سے وہ بنے پامرے میں اس کے ساتھ ہرگز کوئی تعاون نہ کروں گی۔ کیونکہ اگر وہ بھی اسی جیسا سلوک کرے گی تو دونوں میں فرق کیا رہے گا۔ لہذا اگھر کو امن کا گہوارا بنانے کے لئے ضروری ہے کہ کسی ایک کے ساتھ کبھی کچھ برا ہو تو وہ درگزر سے کام لے اور اللہ پاک کی رضا کی خاطر معاف فرمادے۔

اللہ پاک ہمیں اتفاق سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔
امین بجاہ النبی الہی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



کے ساتھ نرمی کا معاملہ رکھیں اور انہیں بھی نرمی اختیار کرنے کی تربیت دیں تاکہ وہ انسانوں بلکہ جانوروں اور چرند پرند وغیرہ ہر ایک کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں۔ بلکہ بچوں کو جب بھی کچھ سمجھائیں تو مثال دے کر سکھائیں۔ مثلاً زور مرہ کے کاموں میں ہمیں بہت سے ایسے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جہاں رحم دلی کا مظاہرہ کیا جاسکتا ہے جیسے گھر میں ملازم سے کسی کام میں کوتاہی ہو جانے پر رحم دلی و درگزر سے کام لینا وغیرہ۔ اگر اس طرح کے مواقع پر بچے کے سامنے رحم دلی کا عملی مظاہرہ کیا جائے تو خود بخود آہستہ آہستہ یہ صفت ان میں منتقل ہو جائے گی۔

① **عدل و انصاف:** اخلاقی اقدار میں جتنی بھی صفات شامل ہیں ان کا ماخذ اگرچہ قرآن و سنت ہے اور اگر عملی نمونہ دیکھنا چاہیں تو ہمارے سامنے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ بھی ہے۔ چنانچہ والدین کو چاہئے کہ پہلے خود سیرت نبوی کا پیکر بنیں اور دیگر اوصاف کی طرح بچوں کو عدل و انصاف کا عادی بنانے کے لئے خود بھی عدل و انصاف سے کام لیں، نیز بچوں، بچیوں میں امتیازی سلوک کر کے کسی قسم کا فرق نہ کیا کریں۔

② **حسایت:** یہ صفت صرف اس میں پائی جاتی ہے جو دوسروں کیلئے احساس کا جذبہ رکھتا ہو اور دوسروں کے دکھ، درد اور غم میں ان کے ساتھ شریک ہو۔

① شعب الایمان 5/ 449، حدیث: 7236

اخلاقی اقدار میں کچھ صفات کا تعلق چونکہ ہماری ذات سے اور کچھ صفات کا تعلق ہم سے جڑے لوگوں سے ہوتا ہے۔ لہذا گزشتہ قسط میں ذاتی صفات کا تذکرہ ہوا، اب دوسری قسم کی صفات پیش خدمت ہیں کہ جن سے دوسروں کو فائدہ پہنچتا ہے اور جو دینے کی صفات بھی کہلاتی ہیں:

① **قابل بھروسہ:** کسی کے اعتماد اور بھروسے پر پورا اترنا بلاشبہ ایک انتہائی اعلیٰ صفت ہے، بچوں میں یہ صفت دیگر صفات کی طرح والدین کے رویے اور اعتماد سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ والدین کا فرض ہے کہ وہ خود کو مثالی بنائیں تاکہ بچے انہیں دیکھ کر اس عمل کو اپنائیں کہ عمل قول سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں انہیں چاہئے کہ بچے کے ہر اس عمل کی تعریف کریں کہ جس میں اس کا قابل بھروسہ ناظر ہو، نیز بچوں کو یہ یقین دلائیں کہ جس طرح وہ ان پر یعنی اپنے ماں باپ پر بھروسہ کرتے ہیں، اسی طرح انہیں بھی ایسا بننا چاہئے کہ لوگ ان پر بھروسہ کریں اور ان کی کسی بات کو نہ جھٹلائیں۔

② **رحم دلی:** رحم دل لوگ شفقت، مہربانی اور درگزر کی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں جو کہ نہ صرف ان کی ذاتی بلکہ عملی زندگی میں بھی بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔ اللہ پاک بھی اس بندے کو پسند فرماتا ہے جو اس کی مخلوق پر رحم کرے اور درگزر سے کام لے۔ جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا، معاف کرو تمہیں معاف کیا جائے گا۔^(۱) یاد رہے! رحم دلی اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بڑی پسند ہے۔ چنانچہ والدین کو چاہئے کہ بچوں



1998

ہٹا سکتی ہیں۔
ملفوظ نمبر 21

[illegible]

[illegible][illegible]

1. 2000-2001
 2. 2001-2002
 3. 2002-2003
 4. 2003-2004
 5. 2004-2005
 6. 2005-2006
 7. 2006-2007
 8. 2007-2008
 9. 2008-2009
 10. 2009-2010
 11. 2010-2011
 12. 2011-2012
 13. 2012-2013
 14. 2013-2014
 15. 2014-2015
 16. 2015-2016
 17. 2016-2017
 18. 2017-2018
 19. 2018-2019
 20. 2019-2020
 21. 2020-2021
 22. 2021-2022
 23. 2022-2023
 24. 2023-2024
 25. 2024-2025
 26. 2025-2026
 27. 2026-2027
 28. 2027-2028
 29. 2028-2029
 30. 2029-2030
 31. 2030-2031
 32. 2031-2032
 33. 2032-2033
 34. 2033-2034
 35. 2034-2035
 36. 2035-2036
 37. 2036-2037
 38. 2037-2038
 39. 2038-2039
 40. 2039-2040
 41. 2040-2041
 42. 2041-2042
 43. 2042-2043
 44. 2043-2044
 45. 2044-2045
 46. 2045-2046
 47. 2046-2047
 48. 2047-2048
 49. 2048-2049
 50. 2049-2050
 51. 2050-2051
 52. 2051-2052
 53. 2052-2053
 54. 2053-2054
 55. 2054-2055
 56. 2055-2056
 57. 2056-2057
 58. 2057-2058
 59. 2058-2059
 60. 2059-2060
 61. 2060-2061
 62. 2061-2062
 63. 2062-2063
 64. 2063-2064
 65. 2064-2065
 66. 2065-2066
 67. 2066-2067
 68. 2067-2068
 69. 2068-2069
 70. 2069-2070
 71. 2070-2071
 72. 2071-2072
 73. 2072-2073
 74. 2073-2074
 75. 2074-2075
 76. 2075-2076
 77. 2076-2077
 78. 2077-2078
 79. 2078-2079
 80. 2079-2080
 81. 2080-2081
 82. 2081-2082
 83. 2082-2083
 84. 2083-2084
 85. 2084-2085
 86. 2085-2086
 87. 2086-2087
 88. 2087-2088
 89. 2088-2089
 90. 2089-2090
 91. 2090-2091
 92. 2091-2092
 93. 2092-2093
 94. 2093-2094
 95. 2094-2095
 96. 2095-2096
 97. 2096-2097
 98. 2097-2098
 99. 2098-2099
 100. 2099-2100
 101. 2100-2101
 102. 2101-2102
 103. 2102-2103
 104. 2103-2104
 105. 2104-2105
 106. 2105-2106
 107. 2106-2107
 108. 2107-2108
 109. 2108-2109
 110. 2109-2110
 111. 2110-2111
 112. 2111-2112
 113. 2112-2113
 114. 2113-2114
 115. 2114-2115
 116. 2115-2116
 117. 2116-2117
 118. 2117-2118
 119. 2118-2119
 120. 2119-2120
 121. 2120-2121
 122. 2121-2122
 123. 2122-2123
 124. 2123-2124
 125. 2124-2125
 126. 2125-2126
 127. 2126-2127
 128. 2127-2128
 129. 2128-2129
 130. 2129-2130
 131. 2130-2131
 132. 2131-2132
 133. 2132-2133
 134. 2133-2134
 135. 2134-2135
 136. 2135-2136
 137. 2136-2137
 138. 2137-2138
 139. 2138-2139
 140. 2139-2140
 141. 2140-2141
 142. 2141-2142
 143. 2142-2143
 144. 2143-2144
 145. 2144-2145
 146. 2145-2146
 147. 2146-2147
 148. 2147-2148
 149. 2148-2149
 150. 2149-2150
 151. 2150-2151
 152. 2151-2152
 153. 2152-2153
 154. 2153-2154
 155. 2154-2155
 156. 2155-2156
 157. 2156-2157
 158. 2157-2158
 159. 2158-2159
 160. 2159-2160
 161. 2160-2161
 162. 2161-2162
 163. 2162-2163
 164. 2163-2164
 165. 2164-2165
 166. 2165-2166
 167. 2166-2167
 168. 2167-2168
 169. 2168-2169
 170. 2169-2170
 171. 2170-2171
 172. 2171-2172
 173. 2172-2173
 174. 2173-2174
 175. 2174-2175
 176. 2175-2176
 177. 2176-2177
 178. 2177-2178
 179. 2178-2179
 180. 2179-2180
 181. 2180-2181
 182. 2181-2182
 183. 2182-2183
 184. 2183-2184
 185. 2184-2185
 186. 2185-2186
 187. 2186-2187
 188. 2187-2188
 189. 2188-2189
 190. 2189-2190
 191. 2190-2191
 192. 2191-2192
 193. 2192-2193
 194. 2193-2194
 195. 2194-2195
 196. 2195-2196
 197. 2196-2197
 198. 2197-2198
 199. 2198-2199
 200. 2199-2200
 201. 2200-2201
 202. 2201-2202
 203. 2202-2203
 204. 2203-2204
 205. 2204-2205
 206. 2205-2206
 207. 2206-2207
 208. 2207-2208
 209. 2208-2209
 210. 2209-2210
 211. 2210-2211
 212. 2211-2212
 213. 2212-2213
 214. 2213-2214
 215. 2214-2215
 216. 2215-2216
 217. 2216-2217
 218. 2217-2218
 219. 2218-2219
 220. 2219-2220
 221. 2220-2221

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

- [illegible]

شرعی رہنمائی

طواف زیارت کے بعد مخصوص ایام شروع ہو جائیں تو!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نہیں کہلائے گا، لہذا مکہ میں جتنا عرصہ رہے، سعی میں تاخیر کی وجہ سے نہ گناہ گار ہے اور نہ دم لازم ہو گا، (البتہ بغیر عذر سے طواف سے مؤخر کرنا مکروہ و خلاف سنت ہے) اور اگر سعی چھوڑ کر مکہ سے چلا آئے، تو اب سعی کا تارک قرار پائے گا اور بلا عذر شرعی ایسا کرنے پر گناہ گار ہو گا اور اس پر دم بھی واجب ہو جائے گا، ہاں! اگر واپس آکر سعی کر لے، تو واجب ادا ہو جانے کی وجہ سے لازم شدہ دم ساقط ہو جائے گا اور جو گناہ ہو اس سے توبہ بھی کرے۔

اس تفصیل سے صورت مسئلہ کا جواب واضح ہو گیا کہ جب وہ خاتون طواف زیارت کے بعد مکہ شریف میں ہی ٹھہری رہی اور اس نے مکہ سے نکلنے اور وطن واپس آنے سے پہلے سعی کر لی، تو بلاشبہ اس کا واجب ادا ہو گیا اور اس تاخیر کی وجہ سے نہ سعی کی تارک کہلائی اور نہ کوئی گناہ یا کفار لازم آیا۔

نوٹ: جس نے حیض کی حالت میں سعی درست نہ ہونے کا مسئلہ بتایا، اس نے غلط کہل۔ درست مسئلہ یہ ہے سعی کے لئے طہارت شرط نہیں، لہذا مذکورہ صورت میں اگر وہ خاتون حیض کی حالت میں بھی سعی کر لیتی، تب بھی سعی ادا ہو جاتی۔

تنبیہ: سعی چھوڑ کر مکہ سے چلے جانے اور پھر واپس آکر سعی کرنے پر یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ اگر میقات کے اندر سے ہی واپس لوٹے، تو بغیر احرام کے بھی آ سکتا ہے، البتہ اگر میقات کے باہر سے واپس آئے، تو احرام کے ساتھ آنا ہو گا کفائی عامۃ الکنتب۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک خاتون نے حج کیا، طواف زیارت کے بعد آرام کرنے کے لئے ہوٹل آئی، تو ہوٹل پہنچنے کے بعد اسے حیض آگیا، اس نے کسی سے مسئلہ پوچھا، تو بتایا گیا کہ ناپاکی کی حالت میں سعی کرنا درست نہیں ہے، لہذا وہ مکہ شریف میں ہوٹل میں ہی ٹھہری رہی، جب پانچ چھ دن بعد حیض سے پاک ہوئی، تو اس نے سعی کی اور اپنے وطن آگئی، تو اس صورت میں کیا اس کا حج ادا ہو گیا اور سعی میں تاخیر کرنے کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم ہو گا؟ طواف زیارت پاکی کی حالت میں ہی کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْکُمْ وَ اٰتٰیہُ الْحَقَّ وَ لَعُوْبَ پوچھی گئی صورت میں اس خاتون کا حج (دیکھ شرک کی موجودگی میں) ادا ہو گیا اور سعی میں تاخیر کرنے کی وجہ سے کوئی گناہ یا کفارہ لازم نہ آیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ صفا و مردہ کے مابین سعی کرنا حج کے وجہات میں سے ہے، لیکن حج کا یہ واجب غیر موقت ہے، یعنی اس کی ادائیگی کے لئے کوئی انتہائی وقت مقرر نہیں، لہذا جس طواف کے بعد سعی کر سکتے ہیں، اس طواف کے بعد کتنی ہی تاخیر ہو جائے، یہ واجب ساقط نہیں ہو گا، حتیٰ کہ اگر کسی نے مناسک حج ادا کرے اور سعی کئے بغیر اپنے وطن لوٹ آیا، پھر واپس جا کر سعی کر لی، تو اس کا واجب ادا ہو جائے گا، لیکن خیال رہے! بلا عذر شرعی سعی کا ترک گناہ اور دم لازم ہونے کا سبب ہے۔ یہاں ترک سعی کا تحقق خروج مکہ سے ہو گا، یعنی جب تک مکہ میں ہے، سعی کا تارک

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَخْلَصُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سائیز



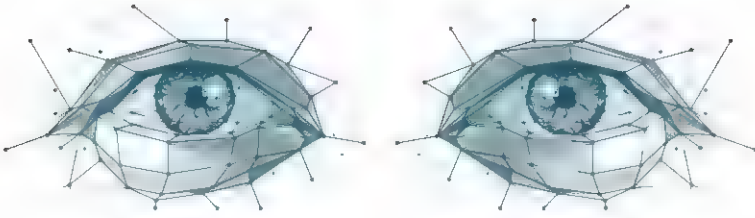
سے ہوا۔ یونانی گول کیک بناتے اور اس پر موم بتیاں لگاتے تھے اور ایسا وہ اپنی چاند کی دیوی Artemis کے احترام میں کیا کرتے تھے۔ جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ کیک پر موم بتیاں لگانے کا آغاز بھی جرمنی سے ہی ہوا جو کہ زندگی میں روشنی کی عکاسی کرتی ہیں۔ آج کیک پر موم بتیاں جلانا باقاعدہ رسم کی شکل اختیار کر گیا ہے جسے تقریباً دنیا کے ہر ملک میں لپٹایا جاتا ہے۔ بہر حال سالگرہ کے موقع پر آج کل جو رسومات دیکھنے میں آرہی ہیں، ان کا مختصر جائزہ کچھ یوں پیش کیا جاسکتا ہے:

جائز و ناجائز وغیرہ رسومات: سالگرہ پر ایسی تقریب کا اہتمام کرنا جس میں بے پردگی و نامحرم مرد و زن کا اختلاط ہو جائز نہیں۔ سالگرہ پر تحائف دینے کا سلسلہ ہوتا ہے، اگر جائز تحفہ ہے اور رضامندی سے دیا جا رہا ہے تو درست ہے۔ الیت! غیر محرم یعنی کزن دیور جھٹھ وغیرہ کا تحفہ دینا یا اس کا تحفہ قبول کرنے کی شریعت میں ممانعت ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ محرم میں یا صفر کے مہینے میں سالگرہ نہیں کر سکتے، اس کی کوئی اصل نہیں۔ بلائی زمانہ سالگرہ کی مبارک باد دینے کیلئے مخصوص کارڈز وغیرہ دیے جاتے ہیں۔ بلا قدیم زمانے کے بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جس کی سالگرہ ہو اس پر بدروحیں حملہ کرتی ہیں، لیکن اگر اس کے دوست اس سے ملنے آئیں اور اُسے دعائیں دیں تو وہ ان حملوں سے محفوظ رہے گا۔ جبکہ بعض کے نزدیک سالگرہ کی موم بتیوں میں ایک خاص جادو ہوتا ہے جس سے خواہشیں پوری ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ شرعاً ان نظریات کی کوئی حیثیت نہیں۔

① مسند بہی، ج 3، 398/3، رقم 4090

سالگرہ کی رسم سے پوری دنیا تقرباً متعارف ہے، یہ رسم اگرچہ غیر مسلموں کی ایجاد ہے، لیکن اگر جائز طریقے سے منائی جائے تو شریعت میں منع نہیں یعنی کیک وغیرہ بھی کھا سکتی ہیں۔ کیونکہ اس موقع پر عموماً رشے داروں کو کھانا وغیرہ بھی کھایا جاتا ہے جو ایک طرح سے صلہ رحمی بھی ہے جس پر ثواب ملے گا۔ یاد رہے! صلہ رحمی کی شریعت میں بہت تاکید آئی ہے اور اس کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: بیشک اللہ پاک صدقہ اور صلہ رحمی کے سبب عمر میں اضافہ کرتا، بری موت کو دور کرتا اور مکروہ و ناپسندیدہ چیزوں سے بچاتا ہے۔^(۱) الیت! اگر اس موقع پر میوزک، گانے باجے بجائے جائیں وغیرہ تو یہ عمل اس طرح کے حرام کاموں کی وجہ سے ناجائز ہو جائے گا۔

سالگرہ پر کیک کاٹنے کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟ کیک کی تاریخ اگرچہ بہت پرانی ہے، مثلاً مصر میں کیک یہاں پر حکومت کرنے والے فراعنہ، یونانیوں، رومن اور بازنطینیوں یہاں تک کہ مسلمانوں کے دور میں بھی عید کے موقع پر ہوتا تھا، مگر سالگرہ کے موقع پر کیک کاٹنے کی ابتدا جرمنی سے ہوئی یعنی سب سے پہلے سالگرہ کا کیک جرمنی میں بنایا گیا تھا، جرمن لوگ اپنے بچوں کی سالگرہ کو کیک کے ساتھ مناتے تھے، اس جشن کو کنڈر فیسٹ کہا جاتا تھا۔ وقت کے ساتھ سالگرہ منانے کے طریقے میں بھی جدت آتی گئی اور کیک کاٹنے کی روایت کے ساتھ ساتھ اس میں ایک اور اضافہ بھی کیا گیا جس میں سالگرہ کے وقت کیک پر موم بتیاں لگائی جانے لگیں اور کیک کاٹنے وقت ان موم بتیوں کو پھونک مار کر بجھایا جانے لگا۔ بعض کے نزدیک کیک پر موم بتیاں لگانے کا آغاز قدیم یونان



آنکھوں کی حفاظت

بنت عثمان مدنیہ عطار یہ
رکن مشاورت جاسحات المدینہ کرلز

گیا اور سیدہ فاطمہ سے جب یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ایک عورت کے لئے سب سے بہتر شے یہ ہے کہ وہ کسی مرد کو دیکھے نہ کوئی مرد اسے دیکھے۔^(۱) مشہور قاری حضرت ابو عمرو دہلی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ حضرت ابو الحسن بن طاہر رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی حضرت عروسہ صحراء رحمۃ اللہ علیہا کے متعلق منقول ہے کہ شادی کی پہلی رات ہی انتقال فرما گئیں، جس کا سبب یہ بنا کہ شادی سے پہلے آپ ہر وقت اپنے رب کی عبادت میں مصروف رہتی تھیں، یہاں تک کہ آپ کی توجہ کسی اور طرف گئی نہ آپ نے کبھی اپنے والد ماجد کے علاوہ کسی اور مرد کو دیکھا، چنانچہ شادی کی پہلی رات جب آپ کے شوہر نے آپ کا گھونگھٹ اٹھایا اور آپ نے اپنے سامنے اپنے والد گرامی کے علاوہ کسی اور مرد کو دیکھا تو شرم و حیا سے آپ کے پسینے چھوٹ گئے، گھبراہٹ اس قدر زیادہ ہو گئی کہ آنکھوں سے دکھائی دینا بند ہو گیا۔ فوراً اللہ پاک سے دعا کی: یا اللہ! مجھے اپنے سوا کسی اور کے دیکھنے سے بچا۔ اللہ پاک نے ان کی دعا قبول فرمائی اور وہ اسی وقت جہان فانی سے کوچ فرما گئیں۔^(۲)

معلوم ہوا! اسلامی تاریخ میں ایسی خواتین بھی ہوئی ہیں جنہوں نے زندگی بھر کسی غیر مرد کو دیکھنا کسی غیر مرد نے انہیں دیکھا۔ چونکہ پردے کا اس قدر اہتمام تقویٰ کی انتہائی اعلیٰ صورت ہے اور اس پر عمل کرنا ہر ایک کے بس میں نہیں، لہذا اسلام نے اعتدال کی راہ بھی بتائی ہے یعنی اگر غیر مردوں کی طرف دیکھنا پڑے تو نگاہیں جھکا کر رکھیں۔ جیسا کہ پارہ 18 سورہ نور کی 31 ویں آیت میں ہے: وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ

آنکھیں اللہ پاک کی بہت ہی عظیم اور پیاری نعمت ہیں ان کی قدر کا اندازہ انہیں زیادہ ہے جنہیں یہ نعمت میسر نہیں، ہونا تو یہ چاہئے کہ اس نعمت پر اللہ پاک کا بے انتہا شکر ادا کیا جائے جیسا کہ ہماری بزرگ خواتین کرتی رہیں، لیکن افسوس ابد قسمتی سے جس طرح خواتین کے متعلق یہ معروف ہے کہ وہ بولنے میں بے باک ہوتی ہیں اور اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتیں، اسی طرح دیکھنے میں بھی بے باک ہیں، انہیں احساس تک نہیں کہ دیکھنا بھی ایک عمل ہے جو ان کے لئے ثواب یا عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔ کیونکہ فی زمانہ ہم میں سے کثیر خواتین جانے انجانے میں اپنی آنکھوں کے غلط استعمال کی وجہ سے اللہ پاک کی ناراضی کا سبب بن رہی ہیں، اس لئے کہ وہ ان آنکھوں کا استعمال وہاں کرتی ہیں جہاں استعمال سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے یا پھر بسا اوقات وہ آنکھوں کا جائز استعمال بھی کرتی ہیں مگر ارادہ و نیت درست نہیں ہوتی۔ یوں ان کی نگاہیں اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں میں مصروف ہو کر اس کے غضب کو دعوت دیتی ہیں لہذا بہتر ہے کہ آنکھوں کی زیادہ سے زیادہ حفاظت کی جائے تاکہ ان کے فوائد و برکات دنیا و آخرت میں ہمیں نصیب ہوں۔

یاد رہے! عورتوں کیلئے سب سے بہتر توجہ یہ ہے کہ وہ کسی غیر مرد کو نہ دیکھیں، جیسا کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا: ذرا یہ بتاؤ کہ عورت کیلئے سب سے بہتر شے کیا ہے؟ سب خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گھر

گناہوں سے بچنے میں مدد ملتی ہے۔

② بد نگاہی کے نقصانات اور عذابات کو پیش نظر رکھا جائے۔ مثلاً ہمارے سامنے کوئی نشہ آور چیز رکھ دی جائے اور ہم اس کی تباہ کاریوں سے واقف بھی ہوں تو یقیناً اس کے قریب بھی نہ جائیں گی۔ بالکل اسی طرح اگر بد نگاہی کے نقصانات کو پیش نظر رکھیں گی تو ہمارے لئے اس سے بچنا بھی ممکن ہو گا۔ نیز کوشش ہو گی کہ خود کسی غیر مرد کو دیکھیں نہ کوئی ایسی صورت اپنائیں کہ ہر غیر مرد کی نگاہ ہماری جانب اٹھے۔ کیونکہ یہ دونوں صورتیں منع ہیں۔ جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: اللہ پاک کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف دیکھا جائے۔⁽⁴⁾ مفتی احمد یار خان رحمتی علیہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو مرد اجنبی عورت کو قصدِ بلا ضرورت دیکھے اس پر بھی لعنت ہے اور جو عورت قصدِ بلا ضرورت اجنبی مرد کو اپنا آپ دکھائے اس پر بھی لعنت۔⁽⁵⁾

③ ایسے واقعات پڑے جائیں جن میں عبرت یا نگاہ کی حفاظت پر انعام مذکور ہو کیونکہ تاریخ میں ایسے کئی واقعات موجود ہیں جن میں مردی ہے کہ ہماری بزرگ خواتین نے اپنی نگاہوں کی حفاظت کی تو اس کی برکت نہ صرف انہیں حاصل رہی بلکہ اللہ پاک نے اس کا فائدہ دوسروں کو بھی پہنچایا۔ جیسا کہ شیخ نظام الدین ابو المؤید رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کے پاکیزہ دامن کے دھاگے کے واسطے سے مانگی گئی دعا کی برکت سے فوری بارش برسنے لگی۔⁽⁶⁾ ④ اچھی صحبت اختیار کی جائے کہ اس کی برکت سے بری صفات زائل ہو جاتی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اپنی آنکھوں کی حفاظت کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

آمین و بحوالہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

① البحر الزاخر، 2/ 159، حدیث: 526 ② جامع کرامات اولیاء، 2/ 249

③ پردے کے بارے میں سوال جواب، ص 24 ④ شعب الایمان للعلیق،

162/ 6، حدیث: 7788 ⑤ مرآۃ المناجیح، 5/ 24 ⑥ اخبار الانبیاء، ص 294

اقتضایہٴ ترجمہ کنز العرفان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔ آمینز انکلی سنت دست بکشم علیہ عورت غیر مرد کو دیکھ سکتی ہے یا نہیں؟ کے جواب میں فرماتے ہیں: نہ دیکھنے میں عافیت ہی عافیت ہے۔ البتہ دیکھنے میں جواز کی صورت بھی ہے مگر دیکھنے سے قبل اپنے دل پر خوب خوب اور خوب غور کر لے کہیں یہ دیکھنا گناہوں کے غار میں نہ دھکیل دے۔ فقہائے کرام جواز کی صورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: عورت کا مرد اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہیں پیدا ہوگی اور اگر اس کا شبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔⁽³⁾

افسوس! صد افسوس! اپنی زمانہ خواتین آنکھوں کی حفاظت کے معاملے میں بالکل بے پروا ہو چکی ہیں، جس کا بنیادی سبب ان کا نیکیوں سے، اسلامی تعلیمات سے اور نیک صحبتوں سے دور ہو جانا ہے۔ چنانچہ شیطان بڑی آسانی سے ایسی خواتین کو فلموں، ڈراموں وغیرہ کے ذریعے بے پردگی و بے حیائی کے نزدیک لے جاتا ہے۔ لہذا نگاہوں کی حفاظت کے حوالے سے ہمیں ہمیشہ یہ باتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں:

نگاہوں کی حفاظت کے طریقے

① نگاہوں کی حفاظت کے فضائل و فوائد پر غور کیا جائے کہ ان کی حفاظت سے اللہ پاک کی رضا و خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ② دل و دماغ کو اطمینان، سکون، راحت تقویت اور چین نصیب ہوتا ہے۔ ③ روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ④ بہت سی پریشانیوں مصیبتوں اور غموں سے حفاظت رہتی ہے۔ ⑤ شیطان خوب ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔ ⑥ عزت و وجاہت اور مرتبے میں اضافہ ہوتا ہے۔ ⑦ دنیا و آخرت اچھی ہوتی ہے۔ ⑧ جنت سے قربت اور جہنم سے دوری نصیب ہوتی ہے۔ ⑨ طبیعت میں اعتدال اور نیکیوں کی طرف رغبت رہتی ہے۔ ⑩

تحریری مقابلہ

اہم نوٹ: ان صفحات میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے سلسلے میں لکھری کے تحت ہونے والے 28 ویں تحریری مقابلے کے مضامین شامل ہیں۔ چنانچہ اس ماہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے تحت ہونے والے 28 ویں تحریری مقابلے کے کل مضامین 131 تھے جن میں سے 23 بعض وجوہات کی بنا پر قبول نہیں ہوئے، جن کے مضامین قبول ہوئے ان سب کی تفصیل یہ ہے:

عنوان	تعداد	عنوان	تعداد	عنوان	تعداد
قبولیت دعا کے 15 مقامات	65	قرآن کریم میں دھاتوں کا بیان	17	نماز عشا کی فضیلت و اہمیت پر 5 فرامین مصطفیٰ	35
ریجنلک مضامین	17	ریجنلک مضامین	1	ریجنلک مضامین	5

28 ویں مقابلے کے مضمون بھیجے والیاں: ربیہ بنت اقیاب، بنت عرفان، بنت اسحاق، بنت عابد حسین، بنت مسین بھی، بنت سید نثار احمد، بنت خورشید، بنت اکرم، بنت محمد سلیمان، بنت محمد یعقوب خان، بنت محمد اقبال، بنت منصور، اُمّ فیضان، بنت جمیل احمد عطاری، بنت عصمت فتحہ خان، بنت یوسف النصاری، بنت راحت، بنت محمد کامران، بنت محمد اثنی، بنت بھخان، بنت حکیم اللہ انصاری، بنت شہزاد احمد، بنت حبیب احمد، بنت انور زیب مدنیہ، اُمّ غلاؤ مدنیہ، بنت محمد زکریا مدنیہ، بنت محمد حسین مدنیہ، ام ورد مدنیہ، حیدر آباد، بنت بدول، بنت محمد جاوید۔ پانچ: بنت محمود رضا النصاری، بنت لیاقت علی، بنت افتخار، بنت اقبال عطاریہ، بنت اصغر مصل، بنت ساجد علی، بنت خلیل، بنت محمد نواز، بنت عبدالعزیز، بنت سعید احمد، بنت منیر احمد، بنت طارق محمد، بنت شہیر احمد عطاریہ، بنت امیر حیدر عطاریہ، بنت طارق، بنت عبدالرشید، بنت عصر، بنت محمد شفیق، بنت بدر، اُمّ حفظہ عطاریہ۔ نو: بنت حافظ علی محمد، بنت محمد نواز، بنت محمد عمران عطاریہ مدنیہ، بنت الطاف حسین مدنیہ۔ دس: بنت خادم حسین، بنت اصغر علی۔ بارہ: بنت نیاز احمد (مصر)، بنت احمد علی (جہلم)، بنت دلپنر عطاریہ (کشمیر)، بنت محمد انور خان، بنت مجتبیٰ (دی آئی خان)، بنت محمد حنیف (قادر آباد)، اُمّ اسوہ (مزدی بہاء الدین)، بنت الطاف حسین (چنیوٹ)، بنت فخر الدین (رہیم پور خان)، اُمّ غلام الیاس عطاریہ (بورے والا)، بنت اشرف عطاریہ (سندری)، بنت شوکت علی (جزیرا)، بنت محمد شاہد، بنت خضر۔ پندرہ: بنت جاوید شیخ (سیوہ ندی)، بنت معروف (پونچھ)، بنت سید ساجد علی اشرفی (حیدر آباد)، بنت عبد الحکیم (کاش پور)، بنت عبدالرشید (پاچور)، بنت نصیر الدین (تھڑہ مذی)، بنت عبد الرؤوف عطاریہ (امرک)، اُمّ بلال عطاریہ (نیکس)، اُمّ حسان (مزدی)، بنت اصغر (ڈلدارک)۔

قبولیت دعا کے 15 مقامات

بنت امیر حیدر عطاریہ

(بنت امیر حیدر عطاریہ، بنت امیر حیدر عطاریہ، بنت امیر حیدر عطاریہ)

دعا اللہ رب العزت کے فضل و کرم کا مستحق ہونے کا نہایت ہی آسان اور مجرب ذریعہ ہے، گتھار بندوں کے لئے دعا اللہ پاک کی طرف سے بہت بڑی سعادت ہے۔ دعا کی اہمیت کا اندازہ اللہ پاک کے اس فرمان سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: **دَعَا فِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ** ترجمہ کنز الایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ: 24، المؤمن: 60)

یہ تیرا فرمان اُدعوئی ہے یہ دعا ہو قبرتہ سونی⁽¹⁾

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الہیمان میں ہے: لہام فخر

الدين رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات ضروری طور پر معلوم ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اللہ پاک کی عبادت سے ہی نفع پہنچے گا۔ اس لئے عبادت میں مشغول ہونا نہایت اہم ہے۔ چونکہ عبادت کی اقسام میں دعا ایک بہترین قسم ہے اس لئے یہاں بندوں کو دعا مانگنے کا حکم دیا گیا۔⁽²⁾ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے سے نگلہ معاف ہوتے ہیں۔⁽³⁾ جن مقامات پر دعا قبول ہوتی ہے، ان میں سے

15 مقامات کا ذکر کیا جائے گا: ① نطاف ② ملتزم ③ میزاب کے نیچے ④ خانہ کعبہ کے اندر ⑤ مسجد (یعنی جہاں سعی کی جاتی ہے) ⑥ صفا ⑦ مروہ ⑧ زم زم کے کنویں کے قریب۔ (4) یہ جو مقامات ذکر کئے گئے ہیں یہ مکہ مکرمہ میں واقع ہیں۔

اب ان مقامات کا ذکر کیا جائے گا جو مدینہ منورہ میں واقع ہیں: ① مسجد نبوی شریف ② منبر اطہر کے پاس ③ مسجد قبا ④ جبل اُحد ⑤ مسجد نبوی کے ستونوں کے نزدیک ⑥ مزاراتِ بقیع ⑦ وہ مبارک کنویں، جنہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہے۔ (5) مواجہہ شریف کے بارے میں امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دعا یہاں قبول نہ ہوگی تو کہیں قبول ہوگی! (6)

جس جگہ کوئی ولی رہتے ہوں اس جگہ زیادہ دعا قبول ہوتی ہے: فرمان باری ہے: ترجمہ کنز العرفان: وہیں ذکر یا نے اپنے رب سے دعا مانگی، عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما پیشک تو ہی دعا سننے والا ہے۔ (پ: 38) اس آیت سے معلوم ہوا! حضرت ذکر یا علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑے ہو کر اولاد کی دعا مانگی تاکہ قریب ولی کی وجہ سے دعا جلد قبول ہو۔ (7)

کتاب ”فضائل دعا“ کا مطالعہ کرنے سے دعا کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوگی اور دعا کرنے کا ذہن بنے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ اللہ پاک اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اپنی بارگاہ میں دعا کرنے کی سعادت سے نوازے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمازِ عشا کی اہمیت و فضیلت کے متعلق 5 فرامینِ مصطفیٰ

بشت سید محمد نثار احمد

(درجہ ثالثہ، جامعۃ المدینہ، مزار عطار، راجی)

نماز اللہ پاک کی طرف سے تحفہ معراج ہے اور قرآن و حدیث سے اس کی اہمیت و فضیلت صاف واضح ہوتی ہے۔ بالعموم تمام نمازوں کی اور بالخصوص نمازِ عشا کی اپنی جگہ اہمیت

ہے اور اس کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔

عشا کا لغوی معنی: عشا کے لغوی معنی رات کی ابتدا کی تاریکی کے ہیں، چونکہ یہ نماز اندھیرا ہو جانے کے بعد ادا کی جاتی ہے، اس لئے اس نماز کو نمازِ عشا کہا جاتا ہے۔ (8) سب سے پہلے نماز:

عشا: سب سے پہلے پیارے آقا، کلی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ عشا ادا فرمائی۔ (9) نمازِ عشا چونکہ پورے دن کے اختتام پر رات میں ادا کی جاتی ہے اس لئے تھکن و سستی کے سبب اکثر لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں اور نمازِ عشا کی ادائیگی سے قبل ہی یا تو سو جاتے ہیں یا پھر دنیاوی مشغولیت مثلاً شاپنگ سینٹر میں جانے اور سیر و تفریح کے سبب اسے ضائع کر دیتے ہیں لہذا باقی نمازوں کی طرح اس کی ادائیگی کا بھی خوب خوب التزام کرنے کی کوشش کی جائے، نمازِ عشا کی اہمیت و فضیلت اور وعیداتِ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں پیشِ خدمت ہے:

① جس نے 40 دن فجر و عشا جماعت پڑھی اس کو اللہ پاک دو آزادیاں عطا فرمائے گا: ایک نارسے، دوسری نفاق سے۔ (10)

② جو نمازِ عشا جماعت سے پڑھے گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جو فجر جماعت سے پڑھے گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔ (11) جو چالیس راتیں مسجد میں باجماعت نمازِ عشا پڑھے کہ پہلی رکعت فوت نہ ہو، اللہ پاک اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (12) ہمارے اور منافقین کے درمیان علامت (یعنی پہچان) عشا کی نماز میں حاضر ہونا ہے، کیونکہ منافقین ان نمازوں میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(13) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: سب نمازوں میں زیادہ گراں یعنی بوجھ والی منافقوں پر نمازِ عشا اور فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے، اگرچہ سرین (یعنی بیٹھے میں بدن کا جو حصہ زمین پر لگتا ہے اس) کے بل گھسٹے ہوئے، یعنی جیسے بھی ممکن ہو تا آتے۔ (14)

بے شک نماز میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے، ہمیں چاہئے

کہ ہر نماز کو اس کے مقررہ وقت میں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نماز عشا کو بھی کامل و اکمل ادا کرنے کا اہتمام کریں، بالیقین اسی میں ہماری نجات اور کامیابی کا مرانی پنہاں ہے۔

قرآن کریم میں دھاتوں کا بیان

بنت منصور

(درجہ رابعہ جامعۃ المدینہ فیضانِ عربی، کراچی)

قرآن مبین میں ہر شے کا بیان موجود ہے، خواہ وہ وضاحت و صراحت کے ساتھ ہو یا اشارہ و کنایہ کے ساتھ، نیز ہر شے کی تفصیل اور ہر خشک و تر کا بیان بھی اس میں موجود ہے، چنانچہ اللہ پاک نے قرآن مبین میں ارشاد فرمایا: **وَلَا يَخَافُ** (پاک 7: 17) **إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ** (پاک 7: 59) ترجمہ: اور کوئی تر چیز نہیں اور نہ ہی خشک چیز مگر وہ ایک روشن کتاب میں ہے۔ یعنی قرآن پاک میں ہر خشک و تر کے بارے میں اللہ پاک نے بیان فرمادیا۔

دھات (Metal) وہ کیمیائی عنصر (chemical element) ہوتا ہے جس میں حرارت اور بجلی چلانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں دھاتوں کے بارے میں بھی بیان موجود ہے۔ چنانچہ جن چار دھاتوں کا ذکر واضح طور پر مذکور ہے، وہ یہ ہیں: سونا اور چاندی: ان دونوں دھاتوں کا ذکر سورہ توبہ کی آیت نمبر 34 میں یوں ہوا: **وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ** (پاک 9: 34) ترجمہ: اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں۔ یہ دونوں دھاتیں تمام دھاتوں میں اپنی خصوصیات کی بنا پر بہت قیمتی ہیں اور ان پر دور حاضر میں ملک کی معیشت کا دار و مدار ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر زیورات بنانے کے کام آتیں اور زینت کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ بطور نقدی (currency) درہم و دینار (چاندی اور سونے کے سکہ) بھی استعمال ہوتے تھے۔ سونا چٹانوں میں ڈروں یا پتھروں جیسی شکل میں، آزلو حالت (free state) میں پایا جاتا ہے۔ مگر چاندی مرکب حالت (compound state) میں پائی جاتی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ سونا چین میں پایا جاتا ہے، اسکے علاوہ

کینیڈا، روس اور پیر و بھی اس فہرست میں شامل ہیں، جبکہ چاندی ایران، جرمنی، سنگاپور اور میکسیکو میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

تانبہ: سورہ کہف کی آیت نمبر 96 میں تانبہ کا ذکر یوں ہوا: **قَالَ أَتُونِي أَقْرَبْ عَلَيْهِمْ قَوْلًا** (پاک 16: 96) ترجمہ: کہا مجھے دو تا کہ میں اس گرم لوہے پر لکھلا یا دو اتانبہ اُنڈیل دوں۔ تانبہ (copper) مضبوط دھات ہے۔ جو بڑے پیمانے پر کیبلز (cables)، ہائی وولٹیج لائنز (high voltage lines)، سکوں (coins)، چلیوں (keys)، موبائل فونز، زیورات اور برتن وغیرہ کی پیداوار میں مفید ہے۔ اس کا سب سے بڑا خراج چلی کے صحراناکا میں واقع ہے جس میں سب سے زیادہ تانبہ کی پیداوار ہوتی ہے۔

لوہا: سورہ حدید کی آیت نمبر 25 میں لوہے کا ذکر یوں ہوا: **إِنَّا نَحْنُ حديد** (پاک 27: 27) ترجمہ: اور ہم نے لوہا تیار کیا۔

لوہے کا فائدہ یہ ہے کہ اس میں انتہائی سخت قوت ہے، یہی وجہ ہے کہ اس سے اسلحہ اور جنگی ساز و سامان بنائے جاتے ہیں اور اس میں لوگوں کیلئے اور بھی فائدے ہیں کہ لوہا صنعتوں اور دیگر پیشوں میں بہت کام آتا ہے۔ (15)

نیز ضروریات زندگی کے ہزاروں سامان ایسے ہیں جو بغیر لوہے کے تیار ہی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: **وَمَا فَدَىٰ لِّشَاسٍ** (پاک 27: 27) ترجمہ: اور لوگوں کے لئے فائدہ نہیں۔ ہر ازیل اور آسٹریلیا میں سب سے زیادہ اور بڑی لوہے کی کانیں ہیں۔ بہر حال یہ سبھی دھاتیں اللہ پاک کی نعمتوں میں سے بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ لہذا ہمیں ان سے حاصل ہونے والے فوائد کو دیکھ کر خداوند قدوس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

1. دساکن بخشش، مرقم، ص 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000، 1001، 1002، 1003، 1004، 1005، 1006، 1007، 1008، 1009، 1010، 1011، 1012، 1013، 1014، 1015، 1016، 1017، 1018، 1019، 1020، 1021، 1022، 1023، 1024، 1025، 1026، 1027، 1028، 1029، 1030، 1031، 1032، 1033، 1034، 1035، 1036، 1037، 1038، 1039، 1040، 1041، 1042، 1043، 1044، 1045، 1046، 1047، 1048، 1049، 1050، 1051، 1052، 1053، 1054، 1055، 1056، 1057، 1058، 1059، 1060، 1061، 1062، 1063، 1064، 1065، 1066، 1067، 1068، 1069، 1070، 1071، 1072، 1073، 1074، 1075، 1076، 1077، 1078، 1079، 1080، 1081، 1082، 1083، 1084، 1085، 1086، 1087، 1088، 1089، 1090، 1091، 1092، 1093، 1094، 1095، 1096، 1097، 1098، 1099، 1100، 1101، 1102، 1103، 1104، 1105، 1106، 1107، 1108، 1109، 1110، 1111، 1112، 1113، 1114، 1115، 1116، 1117، 1118، 1119، 1120، 1121، 1122، 1123، 1124، 1125، 1126، 1127، 1128، 1129، 1130، 1131، 1132، 1133، 1134، 1135، 1136، 1137، 1138، 1139، 1140، 1141، 1142، 1143، 1144، 1145، 1146، 1147، 1148، 1149، 1150، 1151، 1152، 1153، 1154، 1155، 1156، 1157، 1158، 1159، 1160، 1161، 1162، 1163، 1164، 1165، 1166، 1167، 1168، 1169، 1170، 1171، 1172، 1173، 1174، 1175، 1176، 1177، 1178، 1179، 1180، 1181، 1182، 1183، 1184، 1185، 1186، 1187، 1188، 1189، 1190، 1191، 1192، 1193، 1194، 1195، 1196، 1197، 1198، 1199، 1200، 1201، 1202، 1203، 1204، 1205، 1206، 1207، 1208، 1209، 1210، 1211، 1212، 1213، 1214، 1215، 1216، 1217، 1218، 1219، 1220، 1221، 1222، 1223، 1224، 1225، 1226، 1227، 1228، 1229، 1230، 1231، 1232، 1233، 1234، 1235، 1236، 1237، 1238، 1239، 1240، 1241، 1242، 1243، 1244، 1245، 1246، 1247، 1248، 1249، 1250، 1251، 1252، 1253، 1254، 1255، 1256، 1257، 1258، 1259، 1260، 1261، 1262، 1263، 1264، 1265، 1266، 1267، 1268، 1269، 1270، 1271، 1272، 1273، 1274، 1275، 1276، 1277، 1278، 1279، 1280، 1281، 1282، 1283، 1284، 1285، 1286، 1287، 1288، 1289، 1290، 1291، 1292، 1293، 1294، 1295، 1296، 1297، 1298، 1299، 1300، 1301، 1302، 1303، 1304، 1305، 1306، 1307، 1308، 1309، 1310، 1311، 1312، 1313، 1314، 1315، 1316، 1317، 1318، 1319، 1320، 1321، 1322، 1323، 1324، 1325، 1326، 1327، 1328، 1329، 1330، 1331، 1332، 1333، 1334، 1335، 1336، 1337، 1338، 1339، 1340، 1341، 1342، 1343، 1344، 1345، 1346، 1347، 1348، 1349، 1350، 1351، 1352، 1353، 1354، 1355، 1356، 1357، 1358، 1359، 1360، 1361، 1362، 1363، 1364، 1365، 1366، 1367، 1368، 1369، 1370، 1371، 1372، 1373، 1374، 1375، 1376، 1377، 1378، 1379، 1380، 1381، 1382، 1383، 1384، 1385، 1386، 1387، 1388، 1389، 1390، 1391، 1392، 1393، 1394، 1395، 1396، 1397، 1398، 1399، 1400، 1401، 1402، 1403، 1404، 1405، 1406، 1407، 1408، 1409، 1410، 1411، 1412، 1413، 1414، 1415، 1416، 1417، 1418، 1419، 1420، 1421، 1422، 1423، 1424، 1425، 1426، 1427، 1428، 1429، 1430، 1431، 1432، 1433، 1434، 1435، 1436، 1437، 1438، 1439، 1440، 1441، 1442، 1443، 1444، 1445، 1446، 1447، 1448، 1449، 1450، 1451، 1452، 1453، 1454، 1455، 1456، 1457، 1458، 1459، 1460، 1461، 1462، 1463، 1464، 1465، 1466، 1467، 1468، 1469، 1470، 1471، 1472، 1473، 1474، 1475، 1476، 1477، 1478، 1479، 1480، 1481، 1482، 1483، 1484، 1485، 1486، 1487، 1488، 1489، 1490، 1491، 1492، 1493، 1494، 1495، 1496، 1497، 1498، 1499، 1500، 1501، 1502، 1503، 1504، 1505، 1506، 1507، 1508، 1509، 1510، 1511، 1512، 1513، 1514، 1515، 1516، 1517، 1518، 1519، 1520، 1521، 1522، 1523، 1524، 1525، 1526، 1527، 1528، 1529، 1530، 1531، 1532، 1533، 1534، 1535، 1536، 1537، 1538، 1539، 1540، 1541، 1542، 1543، 1544، 1545، 1546، 1547، 1548، 1549، 1550، 1551، 1552، 1553، 1554، 1555، 1556، 1557، 1558، 1559، 1560، 1561، 1562، 1563، 1564، 1565، 1566، 1567، 1568، 1569، 1570، 1571، 1572، 1573، 1574، 1575، 1576، 1577، 1578، 1579، 1580، 1581، 1582، 1583، 1584، 1585، 1586، 1587، 1588، 1589، 1590، 1591، 1592، 1593، 1594، 1595، 1596، 1597، 1598، 1599، 1600، 1601، 1602، 1603، 1604، 1605، 1606، 1607، 1608، 1609، 1610، 1611، 1612، 1613، 1614، 1615، 1616، 1617، 1618، 1619، 1620، 1621، 1622، 1623، 1624، 1625، 1626، 1627، 1628، 1629، 1630، 1631، 1632، 1633، 1634، 1635، 1636، 1637، 1638، 1639، 1640، 1641، 1642، 1643، 1644، 1645، 1646، 1647، 1648، 1649، 1650، 1651، 1652، 1653، 1654، 1655، 1656، 1657، 1658، 1659، 1660، 1661، 1662، 1663، 1664، 1665، 1666، 1667، 1668، 1669، 1670، 1671، 1672، 1673، 1674، 1675، 1676، 1677، 1678، 1679، 1680، 1681، 1682، 1683، 1684، 1685، 1686، 1687، 1688، 1689، 1690، 1691، 1692، 1693، 1694، 1695، 1696، 1697، 1698، 1699، 1700، 1701، 1702، 1703، 1704، 1705، 1706، 1707، 1708، 1709، 1710، 1711، 1712، 1713، 1714، 1715، 1716، 1717، 1718، 1719، 1720، 1721، 1722، 1723، 1724، 1725، 1726، 1727، 1728، 1729، 1730، 1731، 1732، 1733، 1734، 1735، 1736، 1737، 1738، 1739، 1740، 1741، 1742، 1743، 1744، 1745، 1746، 1747، 1748، 1749، 1750، 1751، 1752، 1753، 1754، 1755، 1756، 1757، 1758، 1759، 1760، 1761، 1762، 1763، 1764، 1765، 1766، 1767، 1768، 1769، 1770، 1771، 1772، 1773، 1774، 1775، 1776، 1777، 1778، 1779، 1780، 1781، 1782، 1783، 1784، 1785، 1786، 1787، 1788، 1789، 1790، 1791، 1792، 1793، 1794، 1795، 1796، 1797، 1798، 1799، 1800، 1801، 1802، 1803، 1804، 1805، 1806، 1807، 1808، 1809، 1810، 1811، 1812، 1813، 1814، 1815، 1816، 1817، 1818، 1819، 1820، 1821، 1822، 1823، 1824، 1825، 1826، 1827، 1828، 1829، 1830، 1831، 1832، 1833، 1834، 1835، 1836، 1837، 1838، 1839، 1840، 1841، 1842، 1843، 1844، 1845، 1846، 1847، 1848، 1849، 1850، 1851، 1852، 1853، 1854، 1855، 1856، 1857، 1858، 1859، 1860، 1861، 1862، 1863، 1864، 1865، 1866، 1867، 1868، 1869، 1870، 1871، 1872، 1873، 1874، 1875، 1876، 1877، 1878، 1879، 1880، 1881، 1882، 1883، 1884، 1885، 1886، 1887، 1888، 1889، 1890، 1891، 1892، 1893، 1894، 1895، 1896، 1897، 1898، 1899، 1900، 1901، 1902، 1903، 1904، 1905، 1906، 1907، 1908، 1909، 1910، 1911، 1912، 1913، 1914، 1915، 1916، 1917، 1918، 1919، 1920، 1921، 1922، 1923، 1924، 1925، 1926، 1927، 1928، 1929، 1930، 1931، 1932، 1933، 1934، 1935، 1936، 1937، 1938، 1939، 1940، 1941، 1942، 1943، 1944، 1945، 1946، 1947، 1948، 1949، 1950، 1951، 1952، 1953، 1954، 1955، 1956، 1957، 1958، 1959، 1960، 1961، 1962، 1963، 1964، 1965، 1966، 1967، 1968، 1969، 1970، 1971، 1972، 1973، 1974، 1975، 1976، 1977، 1978، 1979، 1980، 1981، 1982، 1983، 1984، 1985، 1986، 1987، 1988، 1989، 1990، 1991، 1992، 1993، 1994، 1995، 1996، 1997، 1998، 1999، 2000، 2001، 2002، 2003، 2004، 2005، 2006، 2007، 2008، 2009، 2010، 2011، 2012، 2013، 2014، 2015، 2016، 2017، 2018، 2019، 2020، 2021، 2022، 2023، 2024، 2025، 2026، 2027، 2028، 2029، 2030، 2031، 2032، 2033، 2034، 2035، 2036، 2037، 2038، 2039، 2040، 2041، 2042، 2043، 2044، 2045، 2046، 2047، 2048،

اہم نوٹ: ان صفحات میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے سلسلے نئے لکھاری کے تحت ہونے والے 29 ویں تحریری مقابلے کے مضامین شامل ہیں۔ چنانچہ اس ماہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے تحت ہونے والے 29 ویں تحریری مقابلے کے کل مضامین 100 تھے جن کی تفصیل یہ ہے:

عنوان	تعداد	عنوان	تعداد
قرآن کریم اور ذکرِ مکہ و مدینہ	19	مدینہ منورہ کے 10 فضائل احادیث کی روشنی میں	65
		مکہ مکرمہ کے 10 فضائل	16

29 ویں مقابلے کے مضمون پیچھے والیوں کے نام: **پہلے** بہت شوکت مدنیہ (دھورانی)، بہت عبد الحمید مبین مدنیہ (ڈال کالونی)، بہت جمیل احمد (نیکرانی)، بہت حبیب احمد مدنیہ (D.H.A)، بہت سید محمد شہار احمد، بہت محمد صدیق، بہت عبد الجبار بلوچ مدنیہ (لیاقت آباد)، بہت عنایت علی، بہت شہاب الدین مدنیہ (پی آئی ٹی کالونی)، بہت کامران احمد (لائسنز ایریا)، بہت منصور (یون کالونی)، بہت شمیم مدنیہ، بہت سیم مدنیہ (اورنگی ٹاؤن)، ام وردہ مدنیہ، بہت محمد ندیم (آگرہ تاج کالونی)، بہت اسلم حیات (منظور کالونی)، بہت محمد اکرم (گلشن مزدور)، بہت محمد اکرم (گلشن مندر)، بہت شہزاد احمد (چٹانہ جی)، بہت محمد عاصم، ام قصبہ مدنیہ (سعید آباد)، بہت محمد عدنان، بہت عمران (فریئر پارک)، بہت فاروق (انجیر منزل)، بہت محمد شاہد (گورگی)، بہت رضوان، بہت محمود (بیر)، بہت مظہر علی خان (لانڈی)، بہت محمد حوکی (منگورہ گوجہ)، **دو** بہت ایوب (پاکلہ)، بہت الیس (ریٹنگی)، بہت محمد نعیم (سین سوسائٹی)، بہت محمد جاوید (نورنی پٹی)، **سی** بہت بہت طارق محمود (پنگ موز)، بہت محمد ثاقب (نیم پور)، بہت محمد رمضان (نوجاں روڈ)، بہت سعید احمد (گھار)، بہت شبیر حسین، بہت شبیر احمد (سلا کر پور)، بہت لیاقت علی، بہت محمد رشید (کوالہ)، بہت محمد مالک، بہت محمود رضا انصاری (نی آبادی)، بہت محمد نواز (جانی پور)، بہت ساجد علی (سیر روڈ)، **چار** بہت شفیق (تاجپور)، بہت عبدالستار (ٹٹا کالونی)، بہت محمد نواز (بھگت پور)، بہت انصر جمیل (کیٹ)، بہت احمد (مک کالونی)، بہت حافظ علی محمد (میرٹان)، **پانچ** بہت شاہ نواز، بہت آصف جاوید، بہت سلطان (گلشن کالونی)، **شیش** بہت اصغر (سمندری)، بہت اصغر علی (سندھو ٹاؤن)، **ہفت** بہت احمد، بہت محمد فخر الدین، بہت نذیر احمد (رحمت کالونی)، **آٹھ** بہت محمد حسین، بہت شہار احمد (فیروز والا)، **نہ** بہت ندیم اختر، بہت عبد الرزق، **دس** بہت مدثر (صدر)، بہت محمد شفیع خان (سنگھ ٹاؤن)، بہت خضر (مہانوی)، **ایک** بہت شمس الدین، بہت احمد علی (بہلم)، بہت صدیق (ہری پور)، بہت محمد اور خان (پنڈلا)، بہت محمد امین (حرب پور)، بہت دل پریز (میر پور)، بہت صابر مدنیہ (اسلام آباد)، بہت مشتاق احمد (دسل پور)، بہت اسلم (نئی آباد پور)، بہت عثمان (سلطان پور)، بہت اباز علی (نوکڑہ)، بہت فلک شیر (جوہر آباد)، **دس** بہت معروف (پونچھ)، بہت سید ساجد علی اشرفی (حیدر آباد)، بہت محمد نصیر الدین نقشبندی (خمر منڈی)، بہت باسم شاہ (ایڑا)، بہت خواجہ امیر الدین (سرکوت)، بہت عبدالرشید بھٹ (سرنگ)، بہت اکبر (کاشی پور)، **ایم** سید (ام حسان منڈی)

گاہاں! ہاں! یہ ظاہر بھی فرمایا کہ جگہ جگہ محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہروں کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ ربِّ کریم فرماتا ہے:

﴿ذَلِ الْاِيْمَانِ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا اَيْمًا﴾ (البقرہ: 126) ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب اس شہر کو امن والا بنادے۔ **یٰٰذَا** یعنی شہر سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ ارشاد فرمایا: ﴿لَا اُقْسِمُ بِبَلَدِ الْاِيْمَانِ﴾ (30) (الہد: 12) ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم۔

حضرت عبد اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ خزوزہ کے پاس کھڑے ہوتے دیکھا، آپ فرما رہے تھے: خدا کی قسم! انہو اللہ پاک کی زمین میں بہترین ہے اور اللہ پاک کی تمام زمین میں مجھے زیادہ پیاری ہے۔ خدا کی قسم! اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔^(۱)

اس سے معلوم ہوا! اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر مکہ کو کتنا عزیز رکھتے تھے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَاِذْ جَعَلْنَا

قرآن مجید مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔

اور حدیث جامعہ مدینہ منورہ میں ہے: (نور تہذیب سے نقل، دارالحدیث)

ذکر آیا ہے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک شہروں کا، ایک کو محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولادت مبارک کا شرف عطا فرمایا اور ایک کو وصال شریف کا، ایک عاشق کے عشق کو ابھارنے کے لئے یہ موضوع کافی معلوم ہوتا ہے۔ ارے! کوئی اس کا دل چیر کے تو دیکھے! کیا سوز، کیا محبتیں، کیا آرزوئیں، کیا تمنائیں، کیا خیالات، کیا تصورات اہل ربہ ہیں، بھی آنسوؤں سے دکھائی دیتے ہیں، بھی اس کے چہرے پر فراق کی زدِ یزین کر ظاہر ہو جاتے ہیں، غرض محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسکن عشاق کے عشق کا ایک اہم جز ہے۔ یہ تو بندے کی محبت کی جھلک تھی۔ رب کا کائنات جو اپنے محبوب سے بہت محبت فرماتا ہے۔ وہ اپنے محبوب کے مبارک شہروں سے کتنی محبت فرماتا ہو

حَبِيبُ مَدْيَنَ لِيَسْأَلَ وَ اَمَّا (پا 1، ایضاً 125) ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مریع اور امان بنایا۔ یہاں بہت سے مرد مکہ مکرمہ ہے اور شاؤد فرمایا اِنَّ اَوَّلَ نَسِيْبٍ نَّصِبْنَا لِيَسْأَلَ لَكَذِي بَيْتَةٍ مِّمَّا رَآهُنَّ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤﴾ (پا 4، عرن 96) ترجمہ: بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔

ارشادِ باری ہے: ترجمہ: اور اگر جبہہ لہنی جاؤں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جائے پھر اللہ سے معافی مانگئے اور رسول (مہی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان بنائے۔ (پ: 5، آیت: 64)

مدینہ پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے، عشاق کے دلوں کی دھڑکن ہے، ان کی امیدوں کا مرکز ہے، ارے! کیسے نہ ہو کہ یہ وہ مبارک جگہ ہے جس کو آقائے قیامت تک اپنی رفاقت عطا فرمادی۔ ارے! کیسے نہ ہو کہ جس کے ڈڑے ڈڑے نے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کو چوم لیا۔ ارے! کیسے نہ ہو کہ جس کی فضائل اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد

پروانہ وار گھومتی رہیں۔ غرض اس کا ذرہ جان کا نہایت سبب اللہ علیہ والہ وسلم کی عطاؤں اور نسبتوں والا ہے۔ شیخ کریم، پروانہ مصطفیٰ، عاشقِ مدینہ، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حرم کی زمیں پر قدم رکھ کر چلنا اسے سر کا موچنے یا اوجانے والے فداک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مدینہ منورہ کے 10 فضائل احادیث کی روشنی میں

— *Journal of the American Medical Association*, 1997

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مدینہ وہ عظیم ہستی ہے جس کو دنیا کی عظیم ترین ہستی سے نسبت حاصل ہے۔ پھر یہ نسبت تو کیا ہوئی، شرب مدینہ النبیؐ کہلانے لگا۔ لاکھوں دل اس کی یاد میں بے چین ہو گئے، ہزاروں آنکھیں اس کے دیدار کی تمنائے انگہار ہو گئیں۔ اسی نسبت کی وجہ سے اس شہر کی مدح میں سنکڑوں قصائد لکھے گئے۔ الغرض یہ خطر رنجک فلک اور عقیدوں کا محور بن گیا۔

جب سے قدم لگے ہیں رسالتِ مآب کے

جنت بنا ہوا ہے مدینہ حضور کا

مدینہ منورہ کے فضائل شمار سے باہر ہیں، حصولِ برکت کے لئے احادیثِ کریمہ کی روشنی میں دس فضائل ذکر کئے جاتے ہیں: **اللہ پاک کو محبوب**: جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو بارگاہِ الہی میں یوں عرض کی: **اَللّٰهُمَّ اِنْكَ اَحْرَجْتَنِيْ مِنْ اَحَبِّ الْبِقَاعِ اِلَيْكَ فَاسْكِنْنِيْ اَحَبَّ الْبِقَاعِ اِلَيْكَ** یعنی اے اللہ پاک! اگر تو مجھ کو اس جگہ سے جو میرے نزدیک محبوب ترین مقامات میں سے ہے، باہر لاتا ہے تو میری سکونت ایسی جگہ میں کر، جو تیرے نزدیک تمام مقامات میں محبوب ترین ہو۔⁽³⁾ اور محبوب اپنے محبوب کیلئے وہی پسند کرتا ہے، جو اس کے نزدیک محبوب اور بہتر ہو۔⁽⁴⁾

سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت: سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر زیادتی شوق سے اپنی سواری تیز فرمادیتے اور مدینہ منورہ میں آپ کا قلب مبارک سکون پاتا۔⁽⁵⁾

مکہ مکرمہ کے 10 فضائل

ام حسان (آخر باب)

حدیث پاک میں ہے: کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا۔⁽¹⁴⁾ ارشاد باری ہے: ترجمہ: بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔ (ال عمران: 96) ایک روایت میں ہے: بے شک اللہ پاک نے کعبہ معظمہ کو نیکی پیدا کیں سے دو ہزار سال پہلے بنایا، جس کی بنیادیں ساتویں زمین تک گہری تھیں۔⁽¹⁵⁾

تفسیر کبیر میں ہے: کعبہ زمین کی ناف اور روئے زمین کے درمیان میں واقع ہے۔⁽¹⁶⁾ مکہ کو ائمہ ائمہ بھی کہتے ہیں کہ یہ تمام شہروں کی بنیاد ہے اور اسی سے زمین کو پھیلا یا گیا ہے۔⁽¹⁷⁾ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر مکہ مکرمہ کا ذکر آیا ہے:

ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب اس شہر کو امن والا بنادے۔ (پ 1، البقرہ: 128) مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام کو پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے قبلہ بناتے ہوئے ارشاد فرمایا: اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو لو ہانمہ اسی کی طرف کر لو۔ (البقرہ: 144) اور اس میں موجود مقام ابراہیم کے بارے میں مسلمانوں کو حکم دیا: ترجمہ: اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بنادو۔ (البقرہ: 125)

اور لوگوں کو خانہ کعبہ کا حج کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے۔ (ال عمران: 97) اور خانہ کعبہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا۔ (البقرہ: 125) پارہ 30، سورۃ البکہ کی پہلی آیت میں ارشاد فرمایا: مجھے اس شہر کی قسم۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان معظم ہے: مکہ میں رمضان گزارنا غیر مکہ میں ہزار رمضان گزارنے سے افضل ہے۔⁽¹⁸⁾ مالک بحر و بر، قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مکہ اور مدینہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔⁽¹⁹⁾

فرشتوں کا چہرہ: آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد خوشگوار ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، مدینہ میں نہ کوئی گھاٹی ہے نہ کوئی راستہ، مگر اس پر دو فرشتے ہیں، جو اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔⁽⁶⁾

مدینہ کی تکلیف: مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے، روز قیامت میں اس کا شفع یا شہید ہوں گا۔⁽⁷⁾

شفاعت کی بشارت: مدینہ منورہ ہی وہ شہر ہے جس میں سارے عالم سے افضل خطہ یعنی حزام مصطفیٰ لپٹی برکتیں لٹا رہا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي جس نے میری قبر کی زیارت کی میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گئی۔⁽⁸⁾

خاک مدینہ: یہ وہ شہر ہے جس کی خاک میں بھی شفا ہے۔⁽⁹⁾ ترجمہ: سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: بے شک یہ لائق احترام اور امن کا گوارہ ہے۔⁽¹⁰⁾

مدینے کا نام طاہرہ: حدیث مبارکہ میں ہے: بے شک اللہ پاک نے مدینہ کا نام طاہرہ رکھا ہے۔⁽¹¹⁾

دمائے آخری نبی: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ پاک! جتنی برکتیں جس کے میں نازل کی ہیں، اس سے دہائی برکتیں مدینہ میں نازل فرما۔⁽¹²⁾

نہایت ایمان افروز نقطہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: متعدد طریقوں سے احادیث صحیحہ میں یہ بات آئی ہے کہ ہر نفس کی پیدائش اس مٹی سے ہے جہاں وہ دفن ہوتا ہے۔ ثابت ہوا! پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش شریف کے لئے مٹی مبارک اسی شہر مبارک مدینہ منورہ سے لی گئی۔⁽¹³⁾ اللہ کریم ہم سب کو مدینہ پاک کی بار بار یاد اب حاضری عطا فرمائے۔ آمین

اللہ مصطفیٰ کے قدموں میں موت دے دے
مدفن بنے ہمارا سرکار کا مدینہ

(بہت نظر احمد دانی شہید)

Mother

ماں اللہ پاک کی ایک ایسی نعمت ہے جسے اس نے انسان کی اولین تربیت و نگہداشت کا بہترین ذریعہ بنایا ہے، انسانوں میں ماں کا کوئی نعم البدل ہے نہ رشتوں میں ماں جیسا کوئی رشتہ ہے، ہمدردی میں ماں سے بڑھ کر کوئی کردار ہے نہ ماں کے دل اور آنکھ جیسا کوئی دل اور آنکھ کہ دنیا کے ناگوار ترین شخص کو اگر کوئی گوارا کر سکتا ہے تو وہ ماں کا دل ہے اور اسی دنیا کی بدترین صورت کو خوبصورت دیکھ سکتی ہے تو وہ ماں کی آنکھ ہے۔

بلاشبہ تاریخ کے صفحات اولاد کی خاطر ماں کی دی گئی بے مثل قربانیوں کے تذکرے سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب اور دنیا کے سارے لوگ ماں کو بہت زیادہ احترام کے قابل سمجھتے ہیں۔

بچے پر ماں کے شفقت کرنے اور تکالیف جھیلنے کا آغاز اس کی پیدائش سے پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے اور پھر پیدائش کے وقت اور اس کے بعد بھی یہ سلسلہ نہیں رکتا، وہ اس کی دیکھ بھال کرتے کرتے اگرچہ خود بخیر ہو جائے مگر اسے زرخیز بنا دیتی ہے۔ اپنی خواہشوں اور خوشیوں کا گلا گھونٹ کر بھی اسے خوش دیکھنا چاہتی ہے، اولاد کے لئے اس کے لہجے میں مٹھاس، کردار میں شفقت، آغوش میں دنیا بھر کی راحت اور قدموں تلے جنت ہے۔

بعض رشتے ایسے ہیں جن کی عظمت کو پورے طور پر لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے انہی میں سے ایک ماں کا رشتہ بھی ہے۔ واقعی ماں بہت سی خوبیوں کی جامع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام خزورہ کے پاس کھڑے ہوتے دیکھا، آپ فرما رہے تھے: خدا کی قسم! تو اللہ پاک کی زمین میں بہترین ہے اور اللہ پاک کی تمام زمین میں تجھے زیادہ پیاری ہے۔ خدا کی قسم! اگر تجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں ہر گز نہ نکالتا۔⁽²⁰⁾

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت نزہۃ القاری میں لکھتے ہیں: یہ ارشاد ہجرت کے وقت کا ہے، اس وقت مدینہ طیبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف نہیں ہوا تھا، اس وقت تک مکہ پوری سر زمین سے افضل تھا، مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہ شرف اسے حاصل ہو گیا۔⁽²¹⁾ حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس (مقدس) گھر کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔⁽²²⁾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد اقصیٰ اور میری مسجد میں نماز پڑھے، اسے پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز پڑھے اسے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔⁽²³⁾ بے شک یہاں سے کوئی محروم نہیں لوٹتا، مگر یہ بھی یاد رہے! وہاں ایک گناہ بھی ایک لاکھ گناہ ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو فرض علوم سیکھ کر مکہ مدینہ کی باادب حاضری نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- ① ابن ماجہ، 518/3، حدیث: 3108 شعب الایمان، 497/3، حدیث: 1482
- ② خصائص کبریٰ، 2/350، حذب القلوب (حزب)، باب دوم، صفحہ 22 طبعاً
- ③ عاشقان رسول کی 130 حکایات مع کے مدینے کی زیارتیں، ص 260، مسلم، ص 548، حدیث: 3336، مسلم، ص 545، حدیث: 3318، در قریب، 351/2، حدیث: 2669، الترغیب والترہیب، 2/122، حدیث: 1885، ماؤا، 10، جمع کبیر، 6/92، حدیث: 5611، مسلم، ص 550، حدیث: 3357، بخاری، 1/620، حدیث: 1885، حذب القلوب (حزب)، ص 18 طبعاً، بخاری، 2/428-427، حدیث: 3366، تفسیر کبیر، 3/296، تفسیر کبیر، 82/2، تفسیر کبیر، 3/299، مسند البراء، 2/303، حدیث: 6144، مسند امام احمد، 10، 85/، حدیث: 26106، ابن ماجہ، 3/518، حدیث: 3108، نزہۃ القاری، 2/711، شعب الایمان، 3/455، حدیث: 4252، ابن ماجہ، 2/176، حدیث: 1413

Wadlam NEWS

مجلس مشاورت اسلامی بہن نے ”اللہ پاک کی نعمتوں کا شکر ادا کریں“ کے موضوع پر سنتوں بھر بیان کیا اور ہر حال میں اللہ پاک کا شکر کا ادا کرنے کا ذہن دیا۔ مگر ان عالمی مجلس مشاورت اسلامی بہن نے محفل میں موجود اسلامی بہنوں کو دعوت اسلامی کے تحت ہونے والے ہر مدد کو ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور دینی کاموں میں شرکت کرنے کی ترغیب دلائی۔

فیصل آباد میں ”گلی گلی مدرسۃ المدینہ“ کا رنگ سیشن

سیشن کے دوران دینی کام کو مزید بڑھانے کے سلسلے میں پلاننگ کی گئی

دعوت اسلامی کے تحت 11 اور 12 جون 2022ء بروز ہفتہ اتوار فیصل آباد میں ”شعبہ گلی گلی مدرسۃ المدینہ“ کا شاندار رنگ سیشن ہوا جس میں عالمی سطح شعبہ گلی گلی مدرسۃ المدینہ ذمہ دار، پاکستان سطح شعبہ گلی گلی مدرسۃ المدینہ ذمہ دار، پاکستان مگر ان اور شعبے کی صوبائی ڈویژن سطح کی ذمہ دار اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اس سیشن میں اس شعبے کے اہم دینی کام سیکھانے کے ساتھ ساتھ شعبہ فنانس کی طرف سے بھی مکمل تربیت کی گئی۔ سیشن کے دوران دینی کام کو مزید بڑھانے کے سلسلے میں پلاننگ کی گئی اور آئندہ کے اہداف طے کئے گئے۔

اسلامی بہنوں کی مزید خبریں جاننے کے لئے وزٹ کیجئے
آفیشل نیوز ویب سائٹ ”دعوت اسلامی کے شب و روز“

Link: news.dawateislami.net

شخصیات اسلامی بہنوں میں دینی کام کرنے کے لئے نیو ڈیپارٹمنٹ ”فیضان ایجوکیشن نیٹ ورک“ قائم کر دیا گیا
نیو ڈیپارٹمنٹ کا بنیادی مقصد شخصیات خواتین میں نیکی کی دعوت مہم کرنے ہے

دعوت اسلامی کا شروع دن سے ہی یہ عزم ہے کہ ہر خاص و عام مرد و خواتین میں نیکی کی دعوت کو پھیلانا اور انہیں دین کی طرف راغب کرتے ہوئے دینی ماحول سے وابستہ کرنا ہے۔ اسی مقصد کے تحت دعوت اسلامی و قنفو قنفو مختلف شعبہ جات کا قیام عمل میں لارہی ہے جن کے ذریعے ہر شعبے کے افراد تک نیکی دعوت پہنچانا ممکن ہوتا جا رہا ہے۔ حال ہی میں دعوت اسلامی نے ایک نیو ڈیپارٹمنٹ بنام ”فیضان ایجوکیشن نیٹ ورک“ قائم کیا ہے جس کا مقصد شخصیات اسلامی بہنوں کے لئے کورسز یا ون ڈے ورک شاپس منعقد کرنا ہے۔ اس انسٹیٹیوٹ کی پہلی برانچ ڈیفنس میں قائم کر دی گئی ہے جبکہ آنے والے وقتوں میں کراچی کے دیگر پولش ایریاز (مثلاً کلفٹن، گلشن اقبال، نارتحہ ناظم آباد، فیڈرل بی ایریا، بحریہ ناؤں اور طارق روڈ وغیرہ) میں بھی اس کی برانچز قائم کی جائیں گی۔

موسی لین میں محفل نعت کا انعقاد

محفل میں مگر ان عالمی مجلس مشہرت سہای بہن کاسنتیں بھر لیں
دعوت اسلامی کے تحت 27 مئی 2022ء کو موسی لین میں ناؤں مگر ان اسلامی بہن کے گھر میں محفل نعت کا انعقاد ہوا۔ محفل کا آغاز تلاوت و نعت سے ہوا جس کے بعد مگر ان عالمی

اسلامی بہنوں کے 8 دینی کاموں کا اجمالی جائزہ

نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے جذبے کے تحت اسلامی بہنوں کے مئی 2022 کے دینی کاموں کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے:

دینی کام	اورسہ زکا کر دیگی	پاکستان کا کر دیگی	نوعی
❖ انفرادی کوشش کے ذریعے دینی ماحول سے منسلک ہونے والی اسلامی بہنیں	1464	5262	6726
❖ روزانہ گھر درس دینے / سننے والیاں	30923	93803	124726
❖ مدرسۃ المدینہ (اسلامی بہنیں) مدارس المدینہ کی تعداد	3147	5435	8582
❖ پڑھنے والیاں	23250	58387	81637
❖ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع	3816	9788	13604
❖ شرکائے اجتماع	105081	298248	403329
❖ ہفتہ وار مدنی مذاکرہ سننے والیاں	27299	98626	125925
❖ ہفتہ وار علاقائی دورہ (شرکائے علاقائی دورہ)	12841	24001	36842
❖ ہفتہ وار رسالہ پڑھنے / سننے والیاں	140343	780972	921315
❖ وصول ہونے والے نیک اعمال کے رسائل	33636	62769	96405

تحریری مقابلہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے عنوانات (برائے اکتوبر 2022)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 جولائی 2022ء

❶ قرآن کریم میں ایمان والوں کے لئے 15 احکام

❷ نماز باجماعت پر 5 فرامین مصطفیٰ

❸ دعوے کی خدمت پر 5 فرامین مصطفیٰ

مزید تفصیلات کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

قربانی کا جانور کہاں ذبح کریں؟

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

قربانی کرنا بڑی سعادت کی بات ہے، فرمان مصطفیٰ سلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے: ”قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔“ (ترمذی، 3/261، حدیث: 8941) اسے عاشقان رسول! اس عظیم نیکی کے کرنے میں بھی حقوق العباد کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بعض لوگ قربانی کے جانور روڈ پر ذبح کر دیتے ہیں، جس کے سبب اسکول فریز وغیرہ پھسلے، چوٹ لگنے، راہ گیروں کے کپڑے خراب ہونے اور آنے جانے والوں کے لئے راستہ تنگ ہونے وغیرہ مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ دیکھئے جان بوجھ کر کسی کو تکلیف پہنچانے میں حقوق العباد ضائع ہوتے ہیں، اللہ کریم کے پیارے نبی سلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگ حقوق، حق والوں کے سیر و کردار کے حقیقی کے بے سینگ والی کاسینک والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔“ (مسلم، ص 1394، حدیث: 2582) مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حقوق ادا نہ کئے تو لاحقہ (یعنی ہر صورت میں) قیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخرت میں اعمال سے، لہذا ابتر ہی اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کرو دو، ورنہ پچھتا پڑے گا۔ (علم کا انجم، ص 5) اس لئے اسے عاشقان رسول! جانور ایسی جگہ ذبح کریں کہ جہاں کسی کو تکلیف نہ ہو۔ کسی کے گھر کے آگے بھی جانور باندھنے اور ذبح کرنے سے پرہیز کریں کہ اس کے موت گوبر وغیرہ سے بچاؤں کا راستہ بند ہو گا، یاد یواریں دروازے خراب اور آلودہ ہوں گے۔ اگر پہلے کبھی ایسا ہو گیا ہے تو توبہ کر لیجئے اور جس کو تکلیف پہنچائی اس سے معافی مانگ کر اسے دنیا ہی میں راضی کر لیجئے۔ اسے دیوار وغیرہ پر رنگ کروا دینے کی آفر کر دیجئے، ہو سکتا ہے وہ آپ کے معافی مانگنے ہی سے راضی ہو جائے اور رنگ کروا دینے کی آفر قبول نہ کرے۔ ایک بار ہمارے ساتھ ایسا ہوا تھا کہ قربانی کا جانور ذبح کرنے کے سبب چھینٹے وغیرہ سامنے والوں کی کوٹھی کی باہری دیوار پر چاڑے تھے تو میں نے اپنے بیٹے حاجی عبیدر ضامدی سے کہہ دیا تھا کہ ان لوگوں سے معافی کے لئے رابطہ کریں اور آفر بھی کریں کہ ہم رنگ کروا دیتے ہیں، جب حاجی رضائے ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں کوئی بات نہیں۔ یعنی انہوں نے معاف کر دیا۔ یاد رکھئے کہ اس معاملے میں مالک مکان یا اس گھر کے بڑے ہی سے رابطہ کریں اس کے نوکر، مالی بچوں یا کرائے دار سے نہیں۔ دعوت اسلامی کا دینی کام کرنے والے مبلغین کو زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر آپ حقوق العباد ضائع کریں گے تو لوگ آپ سے بدظن ہوں گے اور قریب آنے سے کترائیں گے اور اگر ہمارا رویہ درست ہو گا، ہم حقوق العباد کا خیال رکھیں گے اور غلطی ہو جانے پر اپنے انداز میں معافی مانگ لیں گے تو لوگوں پر اچھا امپریشن پڑے گا اور وہ ہماری نیکی کی دعوت بھی جلدی قبول کریں گے۔ ان شاء اللہ العزیز!

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے اور احتیاط سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین چاہو خاتم النبیین سلی اللہ علیہ والہ وسلم (نوٹ: یہ مضمون پہلی ذوالحجہ الحرام 1441 ہجری کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ سے نوک پلک سنوار کر پیش کیا گیا ہے۔)

فیضانِ مدینہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Email: mahnamakhawateen@dawateislami.net / ilmia@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net WhatsApp: 0348-6422931